



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و ثنا و سبطی او خدای یکتا کی ہمتا کی زیبائی کہ جسے اپنی بندگاہ کی بنیاد کو بنا دیا کرتا
 بنیاد ایک پیر تقدیر کرنا ہی آدم خلقت کریم از او آیا اور از راہ لطف و کرم بی انتہا کی او کی
 کھڑی سی پجانی اور راہ ہمت بتانیکو بھی مضمون فہم مشحون نرفع درجات من نشأ بہن
 میں انبیاء و رسل مقرر فرمائی جنکو مصالح و مکتبہ علوم غیبی کی بجلیہ معجزات بارہ اور خوارق باطنہ
 ظاہر محلی و ممتاز کیا اور پیر انہیں ہی مقتضای مضمون فضیلت مشحون فضل و بعض علی بعض ایک
 دوسرے فضل خاص و اور بسبب بقی و اتباع و انکی اقوال و افعال ہدایات آیات کی اور صدق
 و اعتقاد معجزات بابرہات کی اور ابتعا و وسیلہ و مجاہدہ جمیلہ بہ و تقیہ کی متقصدین متقین اور
 تسوسلین مجاہدین کو مقبول اور موعود نجات و فلاح کا کیا گناہ قابل فی کتابہ المتعال یا ایہا الذین
 امنوا اتقوا اللہ و اتقوا الیہ الوسیلہ و جاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون اور درو سلام بی انتہا
 رسل انبیاء و کرام پر سیما و درو نامحدود و اور سلام نامحدود و او مس محمد مخصو ص حریم حضرت رب
 صاحب مقام محمود و صلیب خاص محبوبیت اختصاص صاحب سبب و ارتقاء و ارتقا و ارتقا و ارتقا
 تقرب دستگاہ تاب تو سیر اوداد فی مقرب بارگاہ حضرت ذی الشرف و العلی منقطع معانیا

عن الہدیٰ مبلغ کلام ان ہوا لا حی یوحی قال حیاتی بخیر لکم و مانی خیر لکم ^{تسبیح}
رحمۃ للعالمین نور پاک مخاطبہ سی خطاب لولا کہ ما خلقت الا فلاک رفعت یاب و فینا لک ذکر
خصویت انت اب شاد و لعمركہ روحی و محبتی فداہ البنی الامی سید ولد آدم الرسول الاکرم
الذی خص بجمیع معجزات الانبیاء و فضل علیہم و علی اہل سماء ^۱ انتفال الاحد الصمد الذی اعطی
ہام یعطہ احد اعنی حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء پر ابی و امی فداہ جسکو او حضرت و ابی العطا یا
جمیع انبیاء و رسل پر فضل و علی اور تمامی معجزات باہرات میں مثل او کی بلکہ المبلغ اور فائق او
بالا او فنی کیا جسکے لئی معجزہ حجت شمس ظہر کیا جسکے لئی حیوانات و نباتات کو متفاد فرمایا
جسکے کف دست رشک پر بیاض میں تسبیح و تہلیل سی شکر زہد کی معجزہ دکھایا اور سونا یا جسکے
اشارہ انگشت دست اقدس بالا آسمان قمر کو شق کر دیکھا یا جسکے زیر قدم بالا زمین پر
سخت کو نرم اور رگ نرم کو سخت کر دیا یعنی رگ نرم پر معجزہ عدم انتقائش کا اور پتھر سخت پر معجزہ تقار
کا بکرات و مرآت ظاہر کیا اور نقش کعبی فرمان اوصاف نقش مہربوت کی مثنیٰ نہایا بلکہ
او کی زمین و رسم کرک کو بھی اثر بخشا نہی ہی کریم خدی رسول اکرم صاحب معجزہ باہر ہر قسم
واجب صلوة و تسلیم الواقع فی قولہ العلیٰ لعظیمہم ان ہمد و لا ینکثہ یصلون علی البنی یا ایہا
آمنوا اصلوا علیہ وسلموا تسلیموا لہم صل علی محمد و آلہ کما تحب ترضی و تنعم ما قیل و جاء بہ مولینا
شاہ عبد العزیز فی تفسیرہ الغنیۃ یا صاحب الجمال و یا سید البشر من و بہک المیسر لقد لا یقر
لا یکن لہ شأ کما کا حق بعد از خدا بزرگو تو ہی قصہ مختصر اور کیا خواب و رہی کہا کہ سید عالم
الغنیۃ کہا کہ چاہے شیخ عبد الحق محدث وغیرہ کمال ہی البصر بعینہ اپنی تالیفات میں ہی
ایسی مقام میں تبرا لکھتے ہیں یہ زمین کی نشان کف پائیدار ہو و حالہا و ہر نفسان ہوا
ہمد اور اوپر آں طائرہ اور ازواج مطہرہ اور اصحاب دین مہدین و عتقین و مہدین جنہوں

کی ابداع و احداث ذلیل و بے بن کو کام فرمایا جسکی وقوع کا ایک پیغمبر یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سی
خود مقرر ہو اور اپنی پیغمبری سے افضل کے نسبت باوجود موجود ہو اسکی کتب محدثین میں یکساں نہ ہو
حتیٰ کہ الیاذ باللہ خاص سالہ نفی معجزہ مرقومہ پر لکھی اور اس نفی پر گواہی ان دلائل ہی اصل میں
کری اور اس دلیل باطل کو خاطر عوام نہ پیش کری اور ایسی رسالہ کی اشاعت میں سعی نہ موم
نہ لاداد و عداۃ نفی معجزہ کو حق اور توبہ توبہ معجزہ رسول کو باطل تعمیر کری یہاں تک کہ عوام
رسالہ پر باد ہو یا یہ جاء الحق و زہق الباطل کے ملاحظہ سے او اس رسالہ کی اول نمایاں ہوگا
لا حول ولا قوۃ الا باللہ جس سے خواص ہو کہ کہا وین اور عوام صلا میں مبتلا ہو تفصیل
اجمال اس مصیبت کبریٰ اور دایہ عظمیٰ کے یہ ہے کہ میان مذہب حسین نامی ایک صاحب سا کوئی قدیم
مزرعہ بوم عظیم آباد و مقیم حال شہر دہلی جو کھیتی و نون و رباب شاہ عہد حلت بوم ہی غلطہ بردار
ہوئی اور اسکی استحال میں ہی سعی موفور عمل میں لاکھتی اندونون او نہیں رہی سو جی ہی معجزہ
نقش قدم رسول اکرم کی منکر ہو گئی اور مثل انکار اور بدہشیات کے معجزہ مرقومہ پر ملکہ
اشارہ اور انتہا کی حدت صافحہ عجائب علی غم حدیث و روایات مصرعہ کتب محدثین و اہل
معتبرین باخبرہ و صاحب مخالف مرقومہ حضرت صدیق اکبر علیہ السلام اباطیل و دہو کہ بات خام عام
کافہ اہل اسلام میں غلطہ پھو واز اور تفرقہ انداز ہو میں یہاں تک کہ ایک رسالہ خاص نفی
معجزہ مرقومہ میں شائع کیا اور کیا یہاں پر ہی کہ صریح مخالف مصرعات استلا کثیرہ صاحبین
و لیس مضمون تراش کر بی اندیشہ روز موعود اور بی پاس لحاظ روح مطہر رسول مقبول کے عدم وجود
ایسی معجزہ باہرہ کا جو کہ کتب محدثین میں بکثرت موجود ہی بنام نہاد بعض بعض کتابوں شریفین
معجزہ مرقومہ کے جھوٹ موٹ و سطحی پرکائی عوام نادانانہ قہقہے کے لکھ دیا ہی اور انکار اسکا بطرف تائید
سلف صالح مباح و ناحق و نادر و غصوب کر دیا تاکہ ناظرین دہو کی بین پرین کیونکہ کتب اسلاف

[illegible]

ایسے کہ جب اختر کو کام میں لای کہ کوئی عامی و بازاری ہی ایسی جرات کم کرنا ہو گا جتنی جس جس
 میں ثبوت و وجود و بلائی و پراپن وجود و ہر جہات ان کی کوئی نام یکدن کہ ان کی زمین
 ثبوت ہکا نہیں پایا جاتا کہ قصہ حق اس مقال کے محل تفصیل میں نہیں لکھیں اس کے اتھکنا
 میں کہی یہ بلا سی مقام و برت کا ہی و یکجا چاہیے کہ سنگ سخت تو متاثر ہو اور بغیر مٹی کی نہ ہی اثر
 کو کیا کہ جادو کہ قبول ہوا خود بخود منکر ہو جاوے اور کوئی جادوئی نہ تھا جیسے کا اور کسب طرہ
 اور سکی ہندام کا کیا ہوا و رہا کیا ہی کہے اور قصہ آہر غرض کہ یہ قسم قسم قلم کا ہو جاوے کہ تم
 اقبل و جادو الحق اللہ ہی فی جذب اللہ و سب سب کی نہائی کہ درجہ پستی نیست برزاد می و ان درد
 معشرتی نیست شفا ہم قند و ہم ہند و حفظ و جمیع المؤمنین من قضا و الطوبیٰ منہ اللہ سبحانہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ الخضر جو کہ اکثر عام چاہے اس سالہ کی سب سے باوید ہر تین سرگرداں چاہ فصلت
 و ہلاکت میں افتادان خیرات پا جاتی ہیں اس لیے یہ پیچ میرز کہ استطاعت اس کی رد اور مجاہدہ کی
 استقامت اور داد و البتہ رکنت ہی بخیر مسئلت روز عدل و داد نظر صیانت عوام عن البیانات
 و اقسام و انصاف و حکمت و ان دریا قلم بر علی الخضر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و طوفان بن بدین
 ترک و جب جانتا ہی سو محض پراسر ایانی اعلان حدیث و روایات ثبوت معجزہ مرسو سحابی کو
 کہ کہیں حدیث و سیرت میں بتواتر و نگا شر موجود ہیں معجزہ و اشہر احوال و سادہ منکر خصیہ بیکار پانی
 اور یہ لازم کیا اور اس حال میں روایات منتشرہ کو جمع کر دیا اور نام انکا صیانت عوام عن البیانات
 و الا نام اور لقب انکا اسیف المسلول علی من انکر اشرقتہم الرسول رکب یا الہی قبول کر سکو اور
 سرگرد و سکرین کو جمع تو مع اور لواحق کی توفیق فریق اور بدایت نصیب کے اور سو عقیدت سے بجا
 دی اور تمام بت ہوئی کو انکا معجزہ سی محفوظ و مہنون کہ انت حسنا و تم الوکیل ای سب کو سبنا ہو
 اسکے تحریرین بجز افادہ عام کے اس نام علی کہ کسب طرہ کی غرض از رعایت اظہار و نمائش علم و فضل

یہ سب سے پہلے
 لکھا گیا ہے
 کہ ان کی زمین
 ثبوت ہکا نہیں
 پایا جاتا کہ
 قصہ حق اس
 مقال کے محل
 تفصیل میں
 نہیں لکھیں
 اس کے اتھکنا
 میں کہی یہ
 بلا سی مقام
 و برت کا ہی
 و یکجا چاہیے
 کہ سنگ سخت
 تو متاثر ہو
 اور بغیر مٹی
 کی نہ ہی اثر
 کو کیا کہ جادو
 کہ قبول ہوا
 خود بخود منکر
 ہو جاوے اور
 کوئی جادوئی
 نہ تھا جیسے
 کا اور کسب
 طرہ اور سکی
 ہندام کا کیا
 ہوا و رہا کیا
 ہی کہے اور
 قصہ آہر غرض
 کہ یہ قسم
 قسم قلم کا
 ہو جاوے کہ
 تم اقبل و
 جادو الحق
 اللہ ہی فی
 جذب اللہ و
 سب سب کی
 نہائی کہ
 درجہ پستی
 نیست برزاد
 می و ان درد
 معشرتی
 نیست شفا
 ہم قند و
 ہم ہند و
 حفظ و
 جمیع المؤمنین
 من قضا و
 الطوبیٰ منہ
 اللہ سبحانہ
 صلی اللہ
 علیہ و آلہ
 الخضر جو
 کہ اکثر عام
 چاہے اس سالہ
 کی سب سے
 باوید ہر تین
 سرگرداں
 چاہ فصلت
 و ہلاکت میں
 افتادان خیرات
 پا جاتی ہیں
 اس لیے یہ
 پیچ میرز کہ
 استطاعت اس
 کی رد اور
 مجاہدہ کی
 استقامت اور
 داد و البتہ
 رکنت ہی بخیر
 مسئلت روز
 عدل و داد
 نظر صیانت
 عوام عن
 البیانات و
 اقسام و
 انصاف و
 حکمت و ان
 دریا قلم
 بر علی الخضر
 صلی اللہ
 علیہ و آلہ
 و سلم و
 طوفان بن
 بدین ترک و
 جب جانتا
 ہی سو محض
 پراسر ایانی
 اعلان حدیث
 و روایات
 ثبوت معجزہ
 مرسو سحابی
 کو کہ کہیں
 حدیث و سیرت
 میں بتواتر و
 نگا شر
 موجود ہیں
 معجزہ و
 اشہر احوال
 و سادہ منکر
 خصیہ بیکار
 پانی اور یہ
 لازم کیا اور
 اس حال میں
 روایات
 منتشرہ کو
 جمع کر دیا
 اور نام
 انکا صیانت
 عوام عن
 البیانات و
 الا نام اور
 لقب انکا
 اسیف
 المسلول
 علی من
 انکر اشرقتہم
 الرسول رکب
 یا الہی قبول
 کر سکو اور
 سرگرد و
 سکرین کو
 جمع تو مع
 اور لواحق
 کی توفیق
 فریق اور
 بدایت
 نصیب کے اور
 سو عقیدت
 سے بجا دی
 اور تمام
 بت ہوئی کو
 انکا معجزہ
 سی محفوظ
 و مہنون کہ
 انت حسنا و
 تم الوکیل
 ای سب کو
 سبنا ہو اسکے
 تحریرین
 بجز افادہ
 عام کے اس
 نام علی کہ
 کسب طرہ
 کی غرض
 از رعایت
 اظہار و
 نمائش علم
 و فضل

ملکی نظر پر گشت جستجوئی کے لئے دین میں توسیع حاصل ہوتی ہے اور جہاں عبارت عربی
ہی ترجمہ ہو سکا ہے اور دین التزام کیا ہے اور وقت نکات علمیہ سے جس پر پاس پڑتی ہو اور عوام
در گذر مقصود و امید ہی حسب نظر سے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لائنظر الی من قال انظر الی
ما قال اس پر چھپ کر یہ کہ خیال فرما دین جس جس کتاب پر فقیر کا تھوڑا لکھ دیا ہے یا نقل عبارت لکھا ہے
بغور لفظ اور تطبیق عمل میں لا دین اور بے تحقیق و تحقیق کے صادق و کاذب کو حسب تحقیق بدایا
فرما دین اور اگر احیاناً مقتضای خاصہ انسانی کہیں سچو و سچیاں اس نفعیہ انبیاء کے لئے
باورین تو ازراہ غلو و کم معاف فرما دین اور اگر گناہ کا بد عاثر خاتمہ یا دین لا دین اور شاعت میں
اس عباد کے محض ابتغائے فضائل سے سب سے سچا کہیں کہ دورہ قرب قیامت کا ہے عوام سچا کہ
تو ایک نظر خواص سے ضعیف الاعتقاد ہو جاتی ہے کیونکہ خود تو کتاب پر نظر نہیں کرتے ششدر ہوتی ہیں
استحصا دینا میں جہاں کہیں حدیث و تفسیر درست یا درست حوالہ دید یا غریب ہو کہانی میں اور عوام
آجانی میں مختصر نظر بقصائد صرف ایک مقدمہ اور دو باب کی مقرر کے مقدمہ میں علی سبیل الاحمال اثرات
و ثبوت ہی اس بات کا کہ جو فضائل اور معجزات پر پیغمبر میں ہوا ہے وہ سب ہی ختم ہیں جم
ہو بلکہ زاید اور بالغ تر و نسی با اول میں بیان اور تفصیل ہی حدیث و روایات معجزہ قدم
میں لکھ کر ہم کی مع رفع شبہات متعلقہ المحمل اور تنبیہ لکھ بیانیہ اور دیگر کتابوں کے باب دوم میں
رقم ہی دونوں وسوسات و شبہات کا جو خاص نہ کر رہا کہ عارض ہو میں اور ان کو بدلیل لایزال
فرما جو میں اور کشف استار او سقسط باریون اور غلط اندازہ یوں کہ جس خاص عام ہو میں آتی ہیں
مقدمہ اول احمال اتنا جانا چاہیے کہ یہ بات مسلمات جمیع فرق اسلامیہ ہی کہ جو فضائل و معجزات
الہی پیغمبر و نکو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائی وہ سب ہی پیغمبر کے لئے عطا کئی بلکہ اولینے ابلاغ اور فانی
بالا تر ہمارے حضرت کے لئے ظاہر فرما کر یہ بات منصوص ہے اور اجماع کیا ہے ہر علمائے محمدی نے

مقدمہ

باب اول

باب دوم

فی احادیث جو اس باب میں ہیں کتب صحیح معتزہ میں بہری بہری ہیں اگر وہ اس جگہ سب نقل کیا دین
 نوکت بطویل مرتب ہو بہر ہی کا حق تمام تفصیل نہ لکھی جاوے اسلئے ضرر اشارۃً صحیح بخاری اور صحیح مسلم
 وغیرہ کتب صحیح سیئنیہ کافی ہی کہ خود حضرت فی بعض دفعہ شبہا بعض بعض فضائل کے فرمایا اور بعضی
 حدیثیں بغیر شمار کے ہیں چنانچہ بالتصریح اشال ان مضمون کی بہری حدیثیں ہیں کہ ان میں سے
 فضل محمد علی الانبیاء علی اہل البیت فی فضل علی الانبیاء ولبست الحدیث اور اناسیدہ
 آدم الحدیث اعطیت خصالہم یعطون احد قبل الحدیث ان اشد بعثتی تمام الاخلاق وھی اسرار فیہ
 وغیرہ کہ ان سبکو ہر شخص دیکھ سکتا ہے اور بیشتر ملاحظہ سے انکی ظاہر ہوگا کہ کس طرح کی فضیلتیں اور بزرگوار
 اپنی حضرت بیان فرماتی تھے جو کہ اگلی پیغمبر نہیں تھے لیکن بیشتر کلام لا فخر ہی تہی شاد گرد تھی تھی
 یعنی حضرت کو ان پر گونہی ہی کچھ فخر اور بڑائی نہیں حاصل بلکہ حضرت انہی ہی زیادہ بالا مرتبہ
 رکھتی تھی المختصر کہ یہ امر اجماعی منصوبی ہی کہ جو معجزات اگلی پیغمبر نہیں تھے ہاں حضرت میں مع شعی بل
 اشیا زیادہ تھی سو حقیر جواب دینیہ اور خاص شعی قاضی عیاض ہی میں نقل کرتا ہوں کہ یہ وہ
 کہ میں منکر صحت کی نزدیک ہی موجود قرار دینی بہت مقبر میں بلکہ بیشتر اذکی لمعات مفسرین سارا منکر
 سی روشن ہی کہ انکا قول حضرت کو بہت مقبول ہوگا سو بکمال قوت الہی بالتفصیل تو یہ معجزہ خاص
 رسالت بنا ہی قریب تر باب اول میں دیکھو گی کہ خاص جواب دینیہ میں ہی کمال تصریح و حجم و بڑائی
 کس درشتی سے موجود ہے لیکن یہاں ایک مقدمہ ضروری ہے کہ جو کہ حاد اور جامع ہی تمام مطلوب
 مقصود کلی کو دو نوع میں سے نقل کر دیا جاتا ہے کہ بموجب تصریح ان دو نو شاہدین عادلین مقبولین منکر
 صاحب اجماعی ہی کہ حقیقت قاعدہ کلی ابرقہ نو علی عام منصوبی ہی وہ سطحی اثبات اور ثبوت تمام
 متنازع فیہ جبکہ اجماعی جائی کہ لی جواب دینیہ میں موجود یا خص نبی شعی من المعجزات والکرامات الا
 ولبنیہ کا منصوبہ اور شفا قاضی میں باین الفاظ ہی لم یوت نبی معجزۃ الا عند غیب شہدہا

او ما سوا بلع منها وقدمه الناس على ذلك انما اصل که جس جس معجزه اور کثرتی ہر ایک ہی مخصوص
 ہے وہ سب چار نبی کے لئی ہیں یعنی اوس نام مجبور کہ سارے ہمارے پیغمبر خدا امتیاز و اختصاص کتنی ہیں کہ اس
 شخص کے ہی سب علمانی اور مثل معجزات ہر نبی کے یا بدیع راوس سے ہمارے پیغمبر افضل پیغمبر نبی شک نہ
 تہ ہر مومن مکان جسوقت مضامین اس قدر کہ کلی مخصوصی اجماعی کو نقش خاطر صفا منظر اپنی رکبتا ہے تو جو
 معجزہ کسی پیغمبر کا صحیح اور مستند پاتا ہی بیشک و شبہ چون و پھر بغیر کسی سند و ستہ لال خاطر اور
 معجزہ کے خاص ہمارے پیغمبر خدا کے لئے صدق دل سے یقین اعتقاد اسکا عین لازمی ہے بلکہ اسکا
 اسکا فی لہ ایمان اور خرق اجماع ہی اور لیت و علل اسیر صعب تر ہے خطر اعتقاد سی اسکا صحت
 لازم کی نسبت کو پاس نہیں کو کسی دور کرین بداد استعاذہ و استغفار جس یہ سقیہ سے استغفار
 لازم جان احادیث مصرحہ صحاح اور مصرحات مواہب لایفہ ملائطہ فرامین اور پچھلین کہ قطع نظر حدیث
 و روایات آیتہ الہیہ اول کہ خاص ثبوت نقش قدم مبارک اور نقش غلین بلکہ نقش سم خیر خاص مواہب
 میں بھی پڑوین اگر بالفرض التقدیر کہے کہ یہ معتبر میں خاص نامی رسول مرفی ہی باقی یا ضرر
 کہ مایہ یا راو غیر معتبر سے ہی سنتے تب ہی ثبوت و اقرار اپنی نسبت حضرت ابراہیم کے تصدیق اسکی اور
 ضرورتی ضروریات ایمان سے کما انصوا علیہ جبکہ ہم غیر محدثین و نقباء دین اس کثرت بتخصیص
 مقبول رقم فراتی ہیں کہ مرتبہ شیوخ گامیان ہو کر اتنے نئے نام تو ہم او دین ہدین بتلا دینی ہیں
 اور روایات اور حوالہ نام ہر ایک صاحب کتاب بابل اول میں ملائطہ فرامین اور غور کیہ لیں کہ یہ
 اہل حدیث و فقہ صاحبان تصانیف و تالیفات کیسے ہر معتدین ثقات اسکا صحاح سی ہیں جو
 اپنی اپنی کتابوں میں درج کرتی ہیں و نیز اسامیہم صاحب مواہب لایفہ ملائطہ ملائطہ شیخ عبدالحی
 محدث محقق مسلم الثبوت شیخ جلال الدین سیوطی جسی استناد صاحب سیرت ثانی امام انار جا مع
 روایات ہاشمیہ صفحہ پر صفحہ پنجم میں منکر صاحب ہے دیکھتے ہیں امام ابو یوسف پر ہاشمیہ شرح مواہب

امام مالک علامہ علی بن یزید بن ابی ریحان الدین جلی محدث صاحب الشان العیون فی سیر الایمن الملو
 حافظ احمد بن محمد مقری صاحب فتح المتعال حافظ محمد بن احمد شافعی متولی مصر شیخ رزین صاحب
 صحاح حافظ حسن دیار بکری صاحب خمیس ابن جوزی محدث ابن سبعین شیخ ابن حجر عسقلانی
 ابن خطیب محدث صاحب قصیدہ حافظ زبیری تلمیذ ابن قیم محدث حافظ عزرا جار بکری صاحب
 شتر الجواهر صاحب قرة العناظر شیخ محمد بن ابی صاحب جامع المعجزات امام فخر الدین راز حافظ
 شمس الدین دمشقی صاحب معراج سبع شرف الدین ابو عبد اللہ محدث سطری حافظ ابو نعیم
 حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی صاحب موارد النوار ابن حجر مکی اور قاضی عیاض صاحب شفا معبر مقبول
 منکر صاحب پیر ایسی شرطہ الحنفی سیاحانی کہ بلا تشبیہ یا ایسی سے ہی فایتی تہ اور ابلیغ ہی
 اگر منکر ہو تو ازراہ علی را سخین علم میں نوارہ و زار اور سوا او پیش ہوگی عبد اللہ طلیح
 یہ بھی واضح ہو کہ ایک آیت تینہ اور پھر معجزہ رسول مقبول ہی باینہ مشورہ شغب انکار و ستیاد
 بخود و نحو مضمون اچھا نہ شیون یقولون با فواہیم مالیس قلوبہم زبان قلم اضطراب منکر مدد
 بن عمر با عی کہ صاحب شتر معتقد معجزہ نقش قدم کی ساختہ نکل گئی کہ وہیں نقل کجا ہی رہا
 حال است رخ خوب تر ہر وجہ کمال است کما لا یخفی خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات
 ہر ارادہ تو تہنہ اور حالت یہ بھی ہم حال منکر دہ پر اور اس طرح مضمون ہر اتعجبہ شکوہ ساختہ و ہر
 مولینا مولو اسحق صاحب میں بھی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل استہراد ہی بلکہ بطریق اوت
 سرور کائنات کہ در حقیقت مضمون رقوم خلاصہ ام احادیث و مقام و مال ہر ایت شتہاں مرا
 مصدقہ منقولہ صاحب مرا شافعی قاضی عیاض حری اور نہ بطریق یا لغویہ اچھن کمالا ہی علی
 الالبستین کہ مضمون زبان قلم تہنہ و در کیں مراد و مراد ہر اخص فی شری المراء
 لم یوت فی مراء الا عند ذلک الخ گانہ ایک اور عنوان بطریق علی مراد میں کہنہ و ہر

صاحب
 حافظ احمد بن محمد مقری
 صاحب فتح المتعال
 حافظ محمد بن احمد شافعی
 متولی مصر
 شیخ رزین صاحب
 صحاح حافظ حسن دیار بکری
 صاحب خمیس ابن جوزی
 محدث ابن سبعین
 شیخ ابن حجر عسقلانی
 ابن خطیب محدث صاحب
 قصیدہ حافظ زبیری
 تلمیذ ابن قیم
 محدث حافظ عزرا جار بکری
 صاحب شتر الجواهر
 صاحب قرة العناظر
 شیخ محمد بن ابی صاحب
 جامع المعجزات امام فخر الدین راز
 حافظ شمس الدین دمشقی
 صاحب معراج سبع شرف الدین ابو عبد اللہ
 محدث سطری حافظ ابو نعیم حافظ عبد اللہ دمشقی
 حنفی صاحب موارد النوار ابن حجر مکی اور قاضی عیاض صاحب شفا معبر مقبول منکر صاحب پیر ایسی شرطہ الحنفی سیاحانی کہ بلا تشبیہ یا ایسی سے ہی فایتی تہ اور ابلیغ ہی اگر منکر ہو تو ازراہ علی را سخین علم میں نوارہ و زار اور سوا او پیش ہوگی عبد اللہ طلیح یہ بھی واضح ہو کہ ایک آیت تینہ اور پھر معجزہ رسول مقبول ہی باینہ مشورہ شغب انکار و ستیاد بخود و نحو مضمون اچھا نہ شیون یقولون با فواہیم مالیس قلوبہم زبان قلم اضطراب منکر مدد بن عمر با عی کہ صاحب شتر معتقد معجزہ نقش قدم کی ساختہ نکل گئی کہ وہیں نقل کجا ہی رہا حال است رخ خوب تر ہر وجہ کمال است کما لا یخفی خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات ہر ارادہ تو تہنہ اور حالت یہ بھی ہم حال منکر دہ پر اور اس طرح مضمون ہر اتعجبہ شکوہ ساختہ و ہر مولینا مولو اسحق صاحب میں بھی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل استہراد ہی بلکہ بطریق اوت سرور کائنات کہ در حقیقت مضمون رقوم خلاصہ ام احادیث و مقام و مال ہر ایت شتہاں مرا مصدقہ منقولہ صاحب مرا شافعی قاضی عیاض حری اور نہ بطریق یا لغویہ اچھن کمالا ہی علی الالبستین کہ مضمون زبان قلم تہنہ و در کیں مراد و مراد ہر اخص فی شری المراء لم یوت فی مراء الا عند ذلک الخ گانہ ایک اور عنوان بطریق علی مراد میں کہنہ و ہر

صاحب
 حافظ احمد بن محمد مقری
 صاحب فتح المتعال
 حافظ محمد بن احمد شافعی
 متولی مصر
 شیخ رزین صاحب
 صحاح حافظ حسن دیار بکری
 صاحب خمیس ابن جوزی
 محدث ابن سبعین
 شیخ ابن حجر عسقلانی
 ابن خطیب محدث صاحب
 قصیدہ حافظ زبیری
 تلمیذ ابن قیم
 محدث حافظ عزرا جار بکری
 صاحب شتر الجواهر
 صاحب قرة العناظر
 شیخ محمد بن ابی صاحب
 جامع المعجزات امام فخر الدین راز
 حافظ شمس الدین دمشقی
 صاحب معراج سبع شرف الدین ابو عبد اللہ
 محدث سطری حافظ ابو نعیم حافظ عبد اللہ دمشقی
 حنفی صاحب موارد النوار ابن حجر مکی اور قاضی عیاض صاحب شفا معبر مقبول منکر صاحب پیر ایسی شرطہ الحنفی سیاحانی کہ بلا تشبیہ یا ایسی سے ہی فایتی تہ اور ابلیغ ہی اگر منکر ہو تو ازراہ علی را سخین علم میں نوارہ و زار اور سوا او پیش ہوگی عبد اللہ طلیح یہ بھی واضح ہو کہ ایک آیت تینہ اور پھر معجزہ رسول مقبول ہی باینہ مشورہ شغب انکار و ستیاد بخود و نحو مضمون اچھا نہ شیون یقولون با فواہیم مالیس قلوبہم زبان قلم اضطراب منکر مدد بن عمر با عی کہ صاحب شتر معتقد معجزہ نقش قدم کی ساختہ نکل گئی کہ وہیں نقل کجا ہی رہا حال است رخ خوب تر ہر وجہ کمال است کما لا یخفی خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات ہر ارادہ تو تہنہ اور حالت یہ بھی ہم حال منکر دہ پر اور اس طرح مضمون ہر اتعجبہ شکوہ ساختہ و ہر مولینا مولو اسحق صاحب میں بھی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل استہراد ہی بلکہ بطریق اوت سرور کائنات کہ در حقیقت مضمون رقوم خلاصہ ام احادیث و مقام و مال ہر ایت شتہاں مرا مصدقہ منقولہ صاحب مرا شافعی قاضی عیاض حری اور نہ بطریق یا لغویہ اچھن کمالا ہی علی الالبستین کہ مضمون زبان قلم تہنہ و در کیں مراد و مراد ہر اخص فی شری المراء لم یوت فی مراء الا عند ذلک الخ گانہ ایک اور عنوان بطریق علی مراد میں کہنہ و ہر

باب اول ای بیا یوسلما نواب یکہو چشم دل سے انصیل حدیث و روایات کہ اسلحدہ مجتہد
ثقافت و عادات کے تصریحات کتنے روایات عدیدہ و آثار کثیرہ اس مجتہد کی تصنیف کو پونجی میں اور
اسلحدہ شہر کہ گناہی نجد میں کہ انکار اسکا انکار اجلی بد ہیات مثل انکار کہ مدینہ زاد انصیل
و فرافکی سی اول بسم اللہ نواب لدنیہ مقبرہ القول اور مقبول فخر اہل سکر حدیث سی لکھا جاتا
بذہ عبارتہ و ہذا نہ کان اذ اشی علی الصخر غاصت قدماء فیہ کما ہو مشہور قد یاد حدیث علی
الاسلحدہ و نطق بالمشعر ارفی منطوقہم و البلفاء فی منثورہم مع اعتضادہ و جو داشتہ قدمی
ابراہیم فی ترجمہ القام المنوہ فی التفریل فی قولہ تعافیہ آیات بنیات مقام ابراہیم البافہ تعین و اند
اثرہ مبلغ التواتر القائل فیہ ابوطالب و موطنی ابراہیم فی الصخر دلیہ علی قدمیہ حافیہ علی
و کافی البخاری حدیث ابی ریزہ عن مجتہد تاثر ضرب موسی فی الحجر ستا و سبعا اذ فر تو بہ لک
او ما ضعیفی بشی من المعجزات و الکرامات الا و لیسنا مثله کما نضو علیہ مع ما یوید ذلک جو
اثر حافری بخلہ علی قایل فی مسجد بطینیہ حتی عرف المسجد ہا حیث یقال المسجد البغلہ و اذ
الاسلحدہ سترہ سار فیہ لیکون ذلک اقوی فی الایۃ و اوضح فی الدلالۃ علی اتیانہ مدیۃ الایۃ
التي اوتیہا الخلیل فی حجر المقام علی و صاعلی منہ انتہی خذرا ابی یحیی کوئی صاحب انصیل
خبر خاص ابراہیم کی اور غور کی کہ کس تفصیل و توثیق سے اثبات معجزہ مرقومین امجدت کی کام
ہی اور کس قضیت و توضیحات تحقق اس معجزہ کا تباہیات تنوع معجزات ابراہیم موسی و اسمعیل
و غیر باروشن و آشکار کیا ہی جس کا رد و باہر ہے کہ انبیا کبار پیغمبر خدا کی کس قدر کثرت شہرت
در کتب تبارک و تعالیٰ علیہ سلف و خلف میں اور بارہی کو اسکی مثال امام سبکی رحمہ اور ابن خلیب
در حصار فرة الناطق و غیر ہم مرجع فقہاء و محدثین سلف و خلف صالحین میں نہ مثل نظیری و نظیری
اور سوادا و غیر و قس علیہ انثار سبکی مثال منکرہ مقدمہ تصدیق علیہ و فضلا ط الخیر فی

ہو کہ بر چند منقولات مفصلہ باب اول سے تشریف تمام خواص عوام اہل ایمان کی قریب ظاہر ہوا ہوگی
 لیکن نظر یہ ہضرا شک بعضے حتی اشمال منکر صاحب بہادری جو کہ ہر طریقہ معقولیان مستدلان اہل سیر
 ہی کیلئے سبیل رہنمائی ہو اور داخل در معقولات دینی ہو یعنی لفظوں میں جس قدر عقولہم اوس شکل میں ہے
 بوجہ تمام ویرانین مالا کلام ظاہر کرتی ہیں تاکہ بخوبی صحت اسکی ذہن نشین و متفوق خاطر اوکمی اور ہر ایک
 منطق کو اپنی سمجھ سے سمجھ سکے۔ اگر کچھ ہی عقل و ادراک سی نصیب ہر کہ اپنی خود فکر کو کام نہ دین
 منکر بلا خطہ ہر جا مدعوۃ النص صاحب موافق منہ صاحب شفا مقبولین اپنی اویسہ صحت نفسیہ کثیرہ
 ایسی مجموعہ شکل اول بدیہ الامتاج کے غوث نقشبند سول اکرم کاشمیری وسطہ ہندوستان آشکا
 پادریں مثلاً معجزہ اثر القدم فی الصخرۃ من معجزات ابراہیم النبی و آیاتہ المنصوصہ و کل معجزات ابراہیم
 و آیاتہ المنصوصہ ثابتہ لنبیاً فمعجزہ اثر القدم فی الصخرۃ ثابتہ لنبیاً کہ دلیل الصخرۃ اجماع المفسرین
 باقرہ المنکر العظیم الایم تحت قولہ تعالیٰ ایات مبینات مقام ابراہیم ویران صدقہ لکیر قول صاحب
 الموسیٰ ح ما خص فی شئی من المعجزات والکرامات الادنیۃ کما انصوا علیہ اب خود منکر صاحب
 صغیر کیر اذکی اقران و اخوان میں جو چاہی ہو جو بوجہ تعبیر الفاظ قاضی عیاض ہی کہی قرار دیکر
 صغیر امر قوتہ قصد نتیجہ حاصل کر سکتا ہی جو کہ مطلوب ہی ہمارا اور سب اہل ایمان کا اور شفا ہی وسطہ
 پر درین انکار معجزات و سواعیت کی اور جو اذکی مرض کو اس سے بھی شفا نہ تو یا قسمت یا نصیب
 صدق ہو چکی ہضمون من یصلل اللہ فالہ من ما وادری اتحقاق ہوئے بشارت و دعا فی قلوبہم
 فرادہم اللہ مرضا بلکہ قابل نذر و خطا ہوگی ارشاد پر عتاب الذین طغوا فی البلاء و اکثروا
 فیہا انفسا و فصب علیہم ربک سوط عذاب ان ربک لبالمرصاد اعادہ اللہ و جمیع المؤمنین
 اسرارۃ الاعتقاد الی یوم النشأ و بحق محمد و آلہ الامجاد یہ ہی ثبوت معجزہ مرقومہ علی سبیل الاحصاء
 کہ عطا بہ کمال صاحبان ایقان حالانہ نور ان کے کسی جگہ سے رتبہ صحت کا حاصل ہو کہ کمال ہو کہ نور ان کے

سید الکملین پیر بری محمد بن اسلمین دویات حواہ نظمین لکھن حواہ شریف قول اوکا
 مقبول اسلیمان ہی اور ہی دیکھ لینا چاہی کہ بموجب تصریح اس مقبرہ مقبول منکرہ نقض سر
 مسجد بخد میں صاحبوید ہے کہ بلوغت پر ہے معجزہ ابرائیم سی و صد اوق اجمع مہا صاحبہ
 قاضی عیاض نمایان جو پشتر صف کو چاہیے کہ دستہ بازی یا افزا پر داری منکرہ غور کرے کہ صفی
 میں مقبول چند کتابوں کے خاص اس کتاب کا نام ہی غضب خدا کا بدین مضمون لکھیا ہے معجزہ
 بنین ہو اجا پھر نقل عبارت حاشیہ پر لکھی جاتی ہے اب پھر شخص خیال کر لکھتا ہے کہ اگر کچھ مدد
 یا قصہ غیر مرتب ہی نسبت پھر یہ صاحب مہر ہے لکھتی تو کون موندہ ہو رہا تھا کہ لکھ کر
 گروہ کثیر محدثین میں چھپا ہوا ہے یا مقبرہ کبہ یا تو کسے زبان پر ہے لیکن چونکہ وہ صاحب مد
 ثوت بلکہ مدد و جو صاحب پشتر نام نہ ہو ہے رقم فرما ہو تو اب ایسی مدعی علم تک کثرت اندر
 ہی پھر اثر استحال اور کیا تصوی کیا یا مسکت ہی یا یہ کیا جاہ کہ انکا معجزہ تو نہ ہے استحال کا
 انکا مدد ثوت و جو در کتاب مقبول مرقوم ظہر معجزہ رسول ہے کہ از بسکا انکا معجزہ نقض مدد
 قلب بر نقض ہے اور قلب بر نسبت مقصد ہی او سلی پر وہ پڑ گیا چشم بھیت از سر تا پای بصرت
 تو بصیر چشم سر پر ہی پر وہ پڑ گیا مرتبہ گویا دزد کا بدیا کہ کتاب مرقوم من مضمون نقد
 اصلا و کہانی ہی نہ دیا اندہ اپنی حفظ و امان میں رکھی مضمون آیت ختم ہند علی قلوبہم و علی
 علی اصحابہم غشا وہ کا مصداق گویا مجسم ہو کر نمودار ہوا ہی خدا کری یہ غرض میں کریں کہ سب
 سے اس کتاب کا نام شمول کتب دیگر درج ہو گیا لیکن عند العقلا یہ عند رنگ قابلیت درج مقبول کے
 بنین رکھ سکتا کہ نہ کہ جواب میں مفاد و اشاعت کیا فرما دیں گے بلکہ ہم ہی میں کہ یہ ہی خالی
 از حی زہنیں کہ و سو وقت ہی بصیر و بصیرت پر پردہ ہی رہا اور اگر بالفرض نقد پر خیر
 خدام کا مقام اشاعت و طبع عمل میں آیا تو ہی خالی از معجزہ یا اثر استحال بنین خافہم او تہ برد

پہر علی بن برقان الدین کتاب کو دین لکھتی ہیں فقہ اکثر فی صحیفہ مہینہ المقدس لیلۃ ال
وان ذلک اللہ ربہموجو الی الان اسہو من پہر علی بن برقان الدین کتاب مرقوم من لکھتی ہیں ان
الحفاظ الزہری الحبلی تلمیذ ابن القیم ذکر فی خصائصہ انما الامة الجریہ فلان الامة الجریہ معروفة
لنا وقد الان ہتہ الحجرة المحجرة ولا یعرف لہن الحجارة بالنار ولا بغيرہا و ہذا المبلغ واعجب من
انہ اذا کان مشی علی الصخرة لانت تحت اقدامہ وادامتہ علی الرمل لا یوثر فیہ خرقا للاعداد
واخبر ہو کہ قول محدث ہذا المبلغ وحبیب اشارۃ طرف اوی قول منصور و تینہ جامع مع ہر موب
لے **لوسن ابن حجر** عتظا فی شاریہ صحیح بخاری فتح الباری لکھتی ہیں ایسی روایت مرقومہ کہ دوسو
تسا فتح المتعال لکھتی ہیں رایت بکۃ المشرف الیضا فی القبة اللتی وراہ فرم انتر قدم فی حجر
قیون انہ انتر قدم فی کیار وین فاضل نزار جابر کے کتاب نظم الدرر المرحان میں تعصیل
لکھتے ہیں ہر مقام حادیہ کہ لا وعلی علی صخرۃ الا و انتر فیہا یا رسول اللہ شیخ عبدالحی محدث
ہوئی کتاب اربع النبوة میں لکھتے ہیں و ان الخملہ است کہ چون بر سنگ می رفت فرو می افتد و
ادوران میسر ہوئے بہر محدث مدوح او سینہ سر چلہ لکھتی ہیں و بر کہو ہی انخرفت بنحو
می کہ داتر قدین نہر یغین ظاہری شد چو دہوین جذب القلوب الی دیار المحبوب میں
نخ مدوح لکھتی ہیں نہر یغینی ظہر وادراکان سہیل غنمانہ اور او سین لکھتے ہیں بہ ثبوت سیدہ
حضرت در محلہ بنی ظہر باجمعی از ہی پیشل من مسعود و معاذ بن جبل و غیر ان سیدہ و نازکہ را
بنی کہ در انجاست نشستہ او رجہ ایک اور فقہ کہ یہ لکھتے ہیں بعضی از علما تاریخ نوشتہ اند کہ بر سہ
لی کی گرفتہ باشند چو بر آن سنگ بنشیند عالم گرد و ان خاصیت پیش اہل مدینہ مطہرہ قد یاد دنیا
شہر رسیدہ مطہری می گوید کہ در حرہ کہ جانب قبلہ این جد سہیل است کہ بر و انماست می تو
انتر حاضر بنجلہ انحضرت است و بر سنگ دیگر مانند انتر رفتی واقعتہا گوندہ انحضرت برد
شد محقق کے کس قدر تو انتر انتر قدم حضرت سید المرسلین مثل تو انتر انتر خدا بر ہم بر مقام ابراہیم

پہر علی بن برہان الدین کتاب مذکور میں لکھتی ہیں فقہ اتر فی صحفہ بیت المقدس لیلۃ ال
وان ذلک الاثر موجود الی الان اسہوین پہر علی بن برہان الدین کتاب مرقوم میں لکھتی ہیں ان
الحافظ الزہری الحبلی تمکید میں القیم ذکر فی خصائصہ واما الالۃ الحدید فہو
بالنار وقد لان ہند الحجارۃ لحد ولا یعرف لہن الحجارۃ بالنار ولا یغیر ما وہا البغ وواجب من ہا
انہ اذا کان شیء علی الصخرۃ لانت تحت اقدامہ وادامتہ علی الرل لا یوشرفہ فیہ قال لعاذہ
واضح ہو کہ قول محدث ہذا البغ وحقاً اشارتہ طرف اسی قول مصنف ونبیہ جامع مہر مہرب
کے نویں ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری نے لکھتی ہیں اسی روایت مرقومہ کو دسویں
صافتم المتعال لکھتی ہیں رایت بکہ المشرقة ایضاً فی القبتہ اللتی دراز فرم اتر قدم فی حجر
تقول انہ اتر قدم نبی گیارویں فاضل خزرجی کے کتاب فی الدر المنجہ میں تبصیر
لکھتے ہیں ہر مقام صافیہ کی کہ لا وعلی علی صخرۃ الا وشر فیہا یارہوین شیخ عبدالحی محدث
دہلوی کتاب تاریخ النبوت میں لکھتے ہیں وازنجلت کہ چون برسنگ می رفت فرو می برد و
یا واران میسر ہوین بہر محدث مدوح اوسمین سر جلیہ لکھتی ہیں وبر کو ہی کہ آنحضرت کو
پہر کی کہ داتر قدین شریفین ظاہری شیعہ وہوین جذب القطب البالی دیاثر المحبوب میں
شیخ مدوح لکھتی ہیں کہ بعد ہی ظفر وادراگان مسجد بغداد نامند اور اوسمین لکھتے ہیں بہ ثبوت رسیدہ
کہ آنحضرت در محلہ بنی ظفر جامع از صحابہ پیش ابن مسعود و معاذ بن جبل وغیران رسیدہ نماز گزار
دیرنگی کہ در انجا بست نشستہ اور بعد ایک اور دفعہ پہر لکھتے ہیں بعضی از علما تاریخ نوشتہ اند کہ برسنگ
کہ حمل نبی گرفتہ باشند چو بران سنگ بنشیند حاملہ گردد و ان خاصیت پیش اہل مدینہ مطہرہ قدیاد حدیث
وحدیث شریف رسیدہ مطہری می گوید کہ در حرہ کہ جانب قبلہ این جد بست سنگی است کہ برو آثار نبوی گو
کہ آن اثر حاضر بغلہ آنحضرت است و برسنگ دیگر مانند اثر مرقوم واقع است گویند آنحضرت برد
اس محدث محقق کے کشفہ تو انرا اثر قدم حضرت سید المرسلین مثل تو انرا اثر قدم مبارک ہم پر مقام ابراہیم

مگر مگر فی زمین نظر کی طرف کتب سیر کے صحیح حال غیر البشر کی اہمیا یسویں پر صاحب فتح المتعال
 یکتی بین قدرت بمحضہ و بسترہ سلطان المرحوم ابی نصر قاتیبا المجرى رحمہ اللہ قد
 یقال انہ اثر القدم البنیویہ والناس ینزرونہ وقد راوا البرکات **لو تیسویں محمد عبد العزیز**
 صاحبہا لکھتی ہیں عن قاسم القحطبی ان معجزة اثر قدمیہ علی الصخرۃ معجزة باہرۃ قد اتتہا الحق
 فی قضایہم من الثقات وما تکلم بعض الجبلۃ الا عو المتعطل علی بدہ اسندہ المعجزة بین
 جہلہ و عدم مارتہ یروايات المحدثین الماہرین للایات والاحادیث والروایات انہی یسویں
 سعید بن منصور و لایل البغویہ عن یکتی بن یعقوب روایت ابی ہریرہ عن قتادہ بن سعد
 فتح المتعال ساتھ اس یادتی کی جو قاجاب نعم اعداہ اسکا عبت اسلی ضر زیادتی کہی جاتی ہے
 و ما قبل ان ظل جسدہ کان یشر فی الشمس لم یشر قد الشریف فی البصر فہو قول لا یقبلہ الفحول
 و ان قبل الجہول **کتبہ الدین ابو عبد اللہ** فاضل قصیدہ ہمزہ میں یکتی بن ابی ہریرہ التراب من
 قدم لانت حیاء من شہبہا الصقوا یعنیہا ساتھ جو منی ملی کے قدم انکھت سی نرم ہوگی از
 رو شرم کے جانے او قسم کے پتہ اور اسکی شرح منہج یکین شیخ ابن حجر کی جو یکتی بن منکر بادکان
 لگا کر سنیں یہ عجائب شیخی تہہ بدک علی اندہ فیغی لک ایہ الخافل ان شیخی من فی لغتک ما جا
 الیک لاک انک اذا علمت ان الحجۃ الاصحیحی نہ لایقی علی صلابہ مع مشیہ فشق علیہ صلابہ
 فلان لیسہل مشیہ علیہ فانت اولی بالاستیاضہ بان تبقی علی فافتر مع ملک کلیل او صافہ
 ثم بذالذی ذکرہ النظم و غیرہ ممن تکلم علی خصایہہ لکن بلا سند و عبارة لیس فی خصایہہ
 و ما اور وہ زمین اسی صاحب الصحاح فی خصایہہ کان اذا دلی علی الصخرۃ اثر قیبا اہتی
 ایضہ متبہ کر ہی جب قصیدہ ساتھ اسلی او پر ایچ کہ تحقیق لایق تیرے ہی پائی فلان کہ شرم دیا کر ی تو
 انہی غافلک کہ متبہ اسکی آئی طرف تیری اسلی کہ حقیر جان ایہا فونی کہ تحقیق تیرے ہی تیرے نہو جا

مگر مگر فی زمین نظر کی طرف کتب سیر کے صحیح حال غیر البشر کی اہمیا یسویں پر صاحب فتح المتعال
 یکتی بین قدرت بمحضہ و بسترہ سلطان المرحوم ابی نصر قاتیبا المجرى رحمہ اللہ قد
 یقال انہ اثر القدم البنیویہ والناس ینزرونہ وقد راوا البرکات **لو تیسویں محمد عبد العزیز**
 صاحبہا لکھتی ہیں عن قاسم القحطبی ان معجزة اثر قدمیہ علی الصخرۃ معجزة باہرۃ قد اتتہا الحق
 فی قضایہم من الثقات وما تکلم بعض الجبلۃ الا عو المتعطل علی بدہ اسندہ المعجزة بین
 جہلہ و عدم مارتہ یروايات المحدثین الماہرین للایات والاحادیث والروایات انہی یسویں
 سعید بن منصور و لایل البغویہ عن یکتی بن یعقوب روایت ابی ہریرہ عن قتادہ بن سعد
 فتح المتعال ساتھ اس یادتی کی جو قاجاب نعم اعداہ اسکا عبت اسلی ضر زیادتی کہی جاتی ہے
 و ما قبل ان ظل جسدہ کان یشر فی الشمس لم یشر قد الشریف فی البصر فہو قول لا یقبلہ الفحول
 و ان قبل الجہول **کتبہ الدین ابو عبد اللہ** فاضل قصیدہ ہمزہ میں یکتی بن ابی ہریرہ التراب من
 قدم لانت حیاء من شہبہا الصقوا یعنیہا ساتھ جو منی ملی کے قدم انکھت سی نرم ہوگی از
 رو شرم کے جانے او قسم کے پتہ اور اسکی شرح منہج یکین شیخ ابن حجر کی جو یکتی بن منکر بادکان
 لگا کر سنیں یہ عجائب شیخی تہہ بدک علی اندہ فیغی لک ایہ الخافل ان شیخی من فی لغتک ما جا
 الیک لاک انک اذا علمت ان الحجۃ الاصحیحی نہ لایقی علی صلابہ مع مشیہ فشق علیہ صلابہ
 فلان لیسہل مشیہ علیہ فانت اولی بالاستیاضہ بان تبقی علی فافتر مع ملک کلیل او صافہ
 ثم بذالذی ذکرہ النظم و غیرہ ممن تکلم علی خصایہہ لکن بلا سند و عبارة لیس فی خصایہہ
 و ما اور وہ زمین اسی صاحب الصحاح فی خصایہہ کان اذا دلی علی الصخرۃ اثر قیبا اہتی
 ایضہ متبہ کر ہی جب قصیدہ ساتھ اسلی او پر ایچ کہ تحقیق لایق تیرے ہی پائی فلان کہ شرم دیا کر ی تو
 انہی غافلک کہ متبہ اسکی آئی طرف تیری اسلی کہ حقیر جان ایہا فونی کہ تحقیق تیرے ہی تیرے نہو جا

سی قریب ظاہر ہوتا ہی قول شارح میں سی ترجمہ کر کے نقل کریں اور تفسیر حیات صاحب موصوفہ
 وغیرہ میں شیخ اہل سیر پر صد یہاں تصدیق حضرت صدیق اکبر تک کو پیشیت رکھ کر دعوے معجزہ
 مرثومہ کو بلا دلیل خیر صالح الاعتبار یکنین فاعبر واما ادلی الا بصار دوسرے نسبت دینی نیز تکبار
 مومنین شہین معجزہ خیر صادق کو خود شہیدہ ہادی منکر کی کچھ بدین یہ عین نظر اسوۃ جانین کو
 یقینی کو باجانب سرور کائنات اور منکر کو با منکرین معجزات کہ وہ معاذ اللہ حضرت کو ساحر تعبیر
 ہی کما شہد بہ کہ بت اللہ العزیز المنان اکھتد علی حسانہ قد جعل لنا فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ
 یا یہ کہا جاوے کہ اب کچھ کہتا منکر کا منظر صدق المرء یقین علی غفک یا دوسری کہ ترک عبارت
 حسب عوم منکر اصل مفید مطلوب ثبت بنسبت بلکہ عبارت مذکورہ یادہ تر مثبت عامی مثبت ہی کیا
 سیطرہ اقرب علی الفطن اللیب کہ چونکہ مثبت کو ضرر نہ ملے اسلئے منکر زبانی شارح قصیدہ ظاہر کرنی ہی اسلی ضرر
 اوتنی ہی عبارت ضرر بیان کر دی ہو مگر ناظران با بصیر پر ہوید کہ منکر بہادر ایک مگر اقول
 سی ذکر کیا اور دوسرا مگر اجسین کہ سند مقتدی پیشیت کیا اور صلا مضمون لا تلبسوا حتی بالابر
 وکنتمو الخ وانتم تعلمون اندیش کیا تیسرے میں اس کلام شارح کو حسین کہہ لکن بلا سند ہی جسے
 دیکھ کر آپ مہوت ہو میں سند انکار اور مفید منہر عم کرنا صا اقرار ہی خیانت کرنی یا انہما
 عدم بلوغ مقصود و ام کلام شارح کا اور سر پر عدم ماریت ہی اطلاعات و معانی کلام جامع
 علی حدیث و مصطلحات محدثین ظاہر کہ ہر اور شخص سوا ابو ہاشم محض علمائین بلکہ اس عبارت مذکورہ
 میں ہی بہ حیثیات کاریسی باز نہیں آئی کما ہو ظاہر علی غیری عبارتہ المنقولہ و متقولہ لقا المرء من
 المنسجم الصمیمہ بالجلد بہ کہیف مقصود شارح نہر طریق قاطع منہ انکار منکر ہی
 اس کو جو بات کثیرہ سبب و تفصیل ظاہر کرتے لیکن یہ عجاہ مقصود لاقتصار ہی اسلی ضرر
 چند و چند قصہ ہی کہدی میں منصف خیر منصف نفس نظر ان کی ہو تو دفعہ ہی منکر کی محض ہو کا

بنی بلا سندی اور سمجھا نہیں کہ مقصود مراد شریع کیا ہی اور سبب کا طرہ عدم معلوم و محاربت
 مرقومہ ہی یا وہی اثر استحلال معلوم اگر مشکوہ راہی فہم و ادراک کا مذمتا تو بیشک اس معجزہ کو تشریح شام
 مستند جانتا اور بیان لاتا اول وجہ تو ہم بموجب کسی عبارت کو از ترجمہ کی مطابق دامصطلحاتی جہاں
 ظہری محدثین لکھتی ہیں بابرین علم کلام و اہل بلاغت و معانی کی کتابت و باریکی کو یاد دینے مختصر کہ
 کلام شریع ہی کا شمس وسط السماء ظاہری ہے معجزہ مستند ہی کیونکہ وہ ذکر ناظم و بعض اخبار کو مستند
 کتب ہی نہ اصل معجزہ کو اور مویہ کی ہی عبارت ماقبل و مابعد کا سیبض فی الوجود الثانی منکر حیو تو
 کمال سعادت ہے اور حدیث فہمی کا بری من ترانی سی کہتی ہیں اعجاب العباد ہی کہ نہ کلمہ بلا سندی
 ویسی ہو کہ میں آگئی کہ انکار معجزہ کرنی لگی اگر کلمہ غیر ثابت زبان شریعی نکلتا تو خود صاحب اعجاز
 منکر ہو جائے کہ مذاق اس کلام کا ہر مصطلح ہر شین پر سودا ہو گا یعنی بالغرض اگر لکن تفسیر ثابت ہی
 کوئی حق لکھتا ہے ہی ہر حدیث و کلام اہل حدیث نفی کو کام نہیں فرما سکتی منکر بیو طرہ تہ جمع
 بین الروایتین الصحیحین المتضادین شاید دیکھا ہی ہو گیا ویسی مقام میں تو نہیں معلوم کیا کیا نسبت
 صدیقین و صلحا کو دیتی ہوئی بالحدیث لکن بلا سندی تو اکیطہ اگر غیر ثابت ہی خاص نسبت بدیہت و
 معجزہ مرقومہ ہوتا ہے ہی انکار منکر مرد و دہتا اگر نہ مقدمہ اور خاتمہ شرح سند السعاده کہ منکر حیو
 دیکھیں اور سمجھیں تو ویسی دیکھ نہ کہیں وین ہم حرر اللطیفہ حرف نظر برہت ہو سیر عبارت مقام حیات
 خاتمہ کی نقل کرتی ہیں بداندیشیم مصنف صاحب تہذیب و تقدس ریختہ بسیار تو غل نمود و مبالغہ
 فرمودہ است و مقام استقامت آمدہ و تقلید بعضی ازین قوم کہ متوغل اندرین باب کردہ جملہ از احادیث
 جرح و طعن نمودہ است بعض حکم بعدم صحت کردہ و بعض بعدم ثبوت و بعض حکم بوضع و افتر نمودہ و
 بعض خط رد و بطلان کشیدہ و حال آنکہ دران میان احادیث است کہ در کتب معتبرہ مذکور است
 دزد و کبرای علماء دین انقضائے محدثین مقبول و ائمہ فقہ ترک و احتجاج دران نمودہ سلطان عبدین

تہذیب و تقدس
 ریختہ بسیار
 تو غل نمود
 و مبالغہ

محققان را که در این باب بحث کرده اند، هر یک از اینها را در کتاب خود ثبت کرده اند، و هر یک از اینها را در کتاب خود ثبت کرده اند، و هر یک از اینها را در کتاب خود ثبت کرده اند.

باب طایب در ادبی حیرت و وحشت اندازد و اما علم مردم صحت و سقم اصطلاح حدیثین چندان عجز از
ندارد و چه حدیثی چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه اعلا است و دایره آن تنگ جمیع احادیث که در کتب
ذکور است حتی در این شش کتاب آنرا صحیح گفته گویند بنده اصطلاح این صحیح است بلکه قسمی آنها بصحاح
با اعتبار تغلیب است و نیز معلوم شد که حدیث صحیح است و حسن و ضعیف و هر یکی از صحیح و حسن و ضعیف
و غیره هر یکی از این اقسام سابقا معلوم شده احتیاج با عاده مکرر آن نیست اکنون که میسیم
نفی صحت از حدیث میکنند و میگویند که این حدیث صحیح نیست یا نفی درجه اول میکنند که صحیح لذاته
است یا احتمال آنکه حدیث ضعیف و تشدید که در شهر و صحیح که در ده فرت باشد موافق اخبار بعضی
درین با نقل کردیم و قولی که گفته بصحت نرسیده یعنی صحیح غیره بود یعنی در حدیث صحیح و
بکثرت طرق و تعدد روایات نیز بدرجه صحت نرسیده پس بر دویم صحیح نموده باین
بر دویم صحیح شده و صحت نرسیده یک معنی بود و بر تفسیر صحت چند امور حدیث
وحشت نبود اما آنکه می گویند ثابت و بی ثبوت نرسیده ظاهر نفی درجه دوم است که حسن لذاته
نرسیده و نفی بر تضعیف نیز احتمال دارد و جمیع تقادیر تواند کرد و نفی لفظ حدیث بود و نفی
حدیث باین لفظ مخصوص صحیح نشده و بی ثبوت نرسیده بلکه آنچه بی ثبوت رسیده لفظ دیگر است مضاف
محدثن درین باب بسیار دارد و مانند تغییری که در لفظ رد و ادراحت دیگر خوانند الی آخر
آوردی محقق محمود تهوفا که گفته ای همچنانکه در مسایل فقهیه اختلاف است که یکی بر وجود
در یکی بحدیثی است و دیگری مکررین شده با جهل و کرده و دیگری که او را دست داده و درین
بسیار نیز مثل این اختلاف راه دارد و بوقوعی آید شخصی یا جماع حدیثی را تضعیف نموده یا نیست
بر تضعیف کرده اند قوم دیگر آنرا تصحیح رسانیده و اثبات نموده این معنی بر متفق و متصرف حدیث
نیز بسیار است که از ارباب انتقاد احادیث بپایانند که درین باب علو و ازاوا دارند و در تضعیف

درین باب بسیار است که از ارباب انتقاد احادیث بپایانند که درین باب علو و ازاوا دارند و در تضعیف

درین باب بسیار است که از ارباب انتقاد احادیث بپایانند که درین باب علو و ازاوا دارند و در تضعیف

چنانکه در یاد کیفیت و در فایده مقصود بود و تمام مقدار او حیات و حکمی است از مضامین که منقوش خواهد شد و این
 که هر یک بقدره و تحقیق و مجتهدین شریف مجد الدین فیروز آبادی استیضاح نموده اند که در این کتاب الاجماع جمیع
 صحیح شده و او هر یک یکی در باب الفیاض حجتی ثابت شده و او هر یک یکی در باب صلیوة خلف
 کل بر دو فاجره و شی صحیح شده و او علاوه بر آنکه ملاحظه فائز قوسه فاضل کونای بر موی که هر یک یکی
 بهتری و ده و ده حدیثین برین خواص است و غیر اینها خاصه صحیحین برین که منصوصی و اجماعی
 او عن ایستاد و استاد و اینها در تحقیق مدعیه باطلات اندانی مافی بویان و او برین
 کتاب اصول و فقه و ریختن حجت اجماع قیاسی شریک کی ان بی که تعبیر است و اینها و غیر اینها
 منصوص و قطعی است و است ثابت و مصرح و او قطعی صلیوة خلف کل بر دو فاجره و حجت الاجماع خلاف الفیاض
 ظاهر کما قال الحق الملوک علی سنت جماعت بران جماع کرده و کتب عقایه آنرا ذکر کرده و اینها علاوه
 است جماعتی شده اند بر خلاف آن فروع که علمه امام شرط کنند و اجماع قطعی شده و قطعی
 و باجمله وی از حیثیت جدید فلسفی است و از حیثیت اجماع قطعی است و اینها از تفصیل نیست و اینها کی
 یک کل اند و واحد شرح فی یکی بر که تفصیل بر یک کی مؤثر تطویل بر او شفی نام عبارت خاصه و قوسه
 انصاف بر طالب و بر منکر کی خوبی ممکن تو حاصل مراد پس طول کلام مختصر آید که جمیع همه حقوق و بلوی
 بدان نسبت اطلاق صحیح شده و بصحت رسیده و ثابت شده با اینهمه مراتب مرعی و مقبول علمای
 ذوی الاقسام می استیعین اگر اشلاق و کفریات بری که محقق این چهار شایع قصیده در این مودا و اینها
 علمای حدیث و او هر یک یکی از کلام مجتهدین مرعی و مقبول که بی که اینها فائز قوسه و اینها نسبت
 بر که تعلو کنی با ای که عدم مذکر مستلزم عدم وجود و تحقیق بنین فائز قوسه و اینها مرعی علمای حدیث
 و تحقیق و علمای بعد و اینها مرعی عدم سوئی عدم بود و فی تحقیق فائز قوسه و اینها مرعی علم
 این بنا الذی ذکرناه علی طریق جماعه الحدیث منکر خود او برین که هر یک یکی از اینها و اینها

بچو کہ شرم ہی اسلام میں بیات بیات حرواں ایسا سلب ہو گیا کہ تقدیر سے پائے کا رشتہ

میں صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا معجزہ اتر قدم اور ہوا تقریباً اندھا کر دیا کہ نہ کیا
 نہ خندق ایسی کلمات ہوئے کہ انہی پر کہ اپنی پاؤں چاہے ہلاکت میں پڑیں اور پھر تقفرو و غتر اخریٰ فیض دین
 نبوی و جالین سنت و جملا کا کتب احادیث و اہل اتحاد پر وسیع ہو نہیں سکتا معلوم نہ کیا کہ مافی الضمیر کیا سی
 اور مذہب انہی کے نام کے چاہتے ہیں جو بیاتہ انکار میں ایک معجزہ اتر قدم کے اصل اصول اور جملا اہل حلقہ پر وہ
 مٹانا اور توڑنا چاہتے ہیں انہوں نے صدق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کیا تھا وہ الذین امنوا و امنوا بخون
 انفسہم و ما یشرعون ہو فاروق جمالی لئی دیکھیں کیا حکم کی کتاب دست و جہ دوسرے
 ہم بطریقہ فہم عام خاص علوم اولی الانبیاء تحریر تقریر و تصانیف ہو یا عیسیٰ و کبار کرتی ہیں تاکہ
 حقیقت حدیث بھی نہ کیا سب ظاہر ہو جاوے نہ کہ صاحبین اور متفقین کا طرہ یکین اگر وہ غریبی کا
 شایع کو شوجہ حاصل کر لیں بلا سند کہنی ہی ہی نظر پر عیاں مستندہ عاجہ کہ نہ کہ منکر فہم کہنی ہیں جو
 معجزہ بسندہ متحقق ہی کیونکہ شرم بایہ عامل خوان تک بھی جان سکتا ہے کہ بعض کے وسطی ہی اور
 لکن جو سندنا اور واسطہ فر تو ہم ماضی کا قبل کے تو معقول شایع تھا یہ ظاہر ہے کہ ظالم اور سوا
 اسکی بعض شکم علی الخصوص اسکی یہ ذکر کیا گیا ہے بلا سند ہی اور سوطی گند زین لکھتے ہیں جس سے
 معنی نہ کہ وہ ضرور نہ منکر مود و نامتہ ہیں کیونکہ پہلی اس فیضی نہ کہ خود شایع کا ظالم سوا ہی صاحب
 صد ظاہر و باہر کا شہر لکھا اور پھر خود شایع زین کو نشان پتہ صاحب صحیح تفسیر کرتی ہیں کہ
 صاحب اشارہ ہی اظہار سند کا اسکی حال زین صاحب کا سبب شہر کا شمس و عطش لکھا
 روشن شہر کا کہ اوہوں نے اپنے کتاب میں جمعہ شہر لکھی یا شاید لکھی ہی اور ہم ان کا اصل اقتباس کیا
 القیاب سے روشن ہی تھی کہ اتنی ذمی اعتبار و باوقار میں ائمہ حدیث میں کہ صاحب مشکوٰۃ اہل حلقہ
 وغیرہ کا اہل کتاب ہے صراحتی اعتبار و تحریر بغیر بیان سند انکی حد مرد قیقل کرتی ہیں جتنا نہیں

بچو کہ شرم ہی اسلام میں بیات بیات حرواں ایسا سلب ہو گیا کہ تقدیر سے پائے کا رشتہ
 میں صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا معجزہ اتر قدم اور ہوا تقریباً اندھا کر دیا کہ نہ کیا
 نہ خندق ایسی کلمات ہوئے کہ انہی پر کہ اپنی پاؤں چاہے ہلاکت میں پڑیں اور پھر تقفرو و غتر اخریٰ فیض دین
 نبوی و جالین سنت و جملا کا کتب احادیث و اہل اتحاد پر وسیع ہو نہیں سکتا معلوم نہ کیا کہ مافی الضمیر کیا سی
 اور مذہب انہی کے نام کے چاہتے ہیں جو بیاتہ انکار میں ایک معجزہ اتر قدم کے اصل اصول اور جملا اہل حلقہ پر وہ
 مٹانا اور توڑنا چاہتے ہیں انہوں نے صدق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کیا تھا وہ الذین امنوا و امنوا بخون
 انفسہم و ما یشرعون ہو فاروق جمالی لئی دیکھیں کیا حکم کی کتاب دست و جہ دوسرے
 ہم بطریقہ فہم عام خاص علوم اولی الانبیاء تحریر تقریر و تصانیف ہو یا عیسیٰ و کبار کرتی ہیں تاکہ
 حقیقت حدیث بھی نہ کیا سب ظاہر ہو جاوے نہ کہ صاحبین اور متفقین کا طرہ یکین اگر وہ غریبی کا
 شایع کو شوجہ حاصل کر لیں بلا سند کہنی ہی ہی نظر پر عیاں مستندہ عاجہ کہ نہ کہ منکر فہم کہنی ہیں جو
 معجزہ بسندہ متحقق ہی کیونکہ شرم بایہ عامل خوان تک بھی جان سکتا ہے کہ بعض کے وسطی ہی اور
 لکن جو سندنا اور واسطہ فر تو ہم ماضی کا قبل کے تو معقول شایع تھا یہ ظاہر ہے کہ ظالم اور سوا
 اسکی بعض شکم علی الخصوص اسکی یہ ذکر کیا گیا ہے بلا سند ہی اور سوطی گند زین لکھتے ہیں جس سے
 معنی نہ کہ وہ ضرور نہ منکر مود و نامتہ ہیں کیونکہ پہلی اس فیضی نہ کہ خود شایع کا ظالم سوا ہی صاحب
 صد ظاہر و باہر کا شہر لکھا اور پھر خود شایع زین کو نشان پتہ صاحب صحیح تفسیر کرتی ہیں کہ
 صاحب اشارہ ہی اظہار سند کا اسکی حال زین صاحب کا سبب شہر کا شمس و عطش لکھا
 روشن شہر کا کہ اوہوں نے اپنے کتاب میں جمعہ شہر لکھی یا شاید لکھی ہی اور ہم ان کا اصل اقتباس کیا
 القیاب سے روشن ہی تھی کہ اتنی ذمی اعتبار و باوقار میں ائمہ حدیث میں کہ صاحب مشکوٰۃ اہل حلقہ
 وغیرہ کا اہل کتاب ہے صراحتی اعتبار و تحریر بغیر بیان سند انکی حد مرد قیقل کرتی ہیں جتنا نہیں

بچو کہ شرم ہی اسلام میں بیات بیات حرواں ایسا سلب ہو گیا کہ تقدیر سے پائے کا رشتہ
 میں صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا معجزہ اتر قدم اور ہوا تقریباً اندھا کر دیا کہ نہ کیا
 نہ خندق ایسی کلمات ہوئے کہ انہی پر کہ اپنی پاؤں چاہے ہلاکت میں پڑیں اور پھر تقفرو و غتر اخریٰ فیض دین
 نبوی و جالین سنت و جملا کا کتب احادیث و اہل اتحاد پر وسیع ہو نہیں سکتا معلوم نہ کیا کہ مافی الضمیر کیا سی
 اور مذہب انہی کے نام کے چاہتے ہیں جو بیاتہ انکار میں ایک معجزہ اتر قدم کے اصل اصول اور جملا اہل حلقہ پر وہ
 مٹانا اور توڑنا چاہتے ہیں انہوں نے صدق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کیا تھا وہ الذین امنوا و امنوا بخون
 انفسہم و ما یشرعون ہو فاروق جمالی لئی دیکھیں کیا حکم کی کتاب دست و جہ دوسرے
 ہم بطریقہ فہم عام خاص علوم اولی الانبیاء تحریر تقریر و تصانیف ہو یا عیسیٰ و کبار کرتی ہیں تاکہ
 حقیقت حدیث بھی نہ کیا سب ظاہر ہو جاوے نہ کہ صاحبین اور متفقین کا طرہ یکین اگر وہ غریبی کا
 شایع کو شوجہ حاصل کر لیں بلا سند کہنی ہی ہی نظر پر عیاں مستندہ عاجہ کہ نہ کہ منکر فہم کہنی ہیں جو
 معجزہ بسندہ متحقق ہی کیونکہ شرم بایہ عامل خوان تک بھی جان سکتا ہے کہ بعض کے وسطی ہی اور
 لکن جو سندنا اور واسطہ فر تو ہم ماضی کا قبل کے تو معقول شایع تھا یہ ظاہر ہے کہ ظالم اور سوا
 اسکی بعض شکم علی الخصوص اسکی یہ ذکر کیا گیا ہے بلا سند ہی اور سوطی گند زین لکھتے ہیں جس سے
 معنی نہ کہ وہ ضرور نہ منکر مود و نامتہ ہیں کیونکہ پہلی اس فیضی نہ کہ خود شایع کا ظالم سوا ہی صاحب
 صد ظاہر و باہر کا شہر لکھا اور پھر خود شایع زین کو نشان پتہ صاحب صحیح تفسیر کرتی ہیں کہ
 صاحب اشارہ ہی اظہار سند کا اسکی حال زین صاحب کا سبب شہر کا شمس و عطش لکھا
 روشن شہر کا کہ اوہوں نے اپنے کتاب میں جمعہ شہر لکھی یا شاید لکھی ہی اور ہم ان کا اصل اقتباس کیا
 القیاب سے روشن ہی تھی کہ اتنی ذمی اعتبار و باوقار میں ائمہ حدیث میں کہ صاحب مشکوٰۃ اہل حلقہ
 وغیرہ کا اہل کتاب ہے صراحتی اعتبار و تحریر بغیر بیان سند انکی حد مرد قیقل کرتی ہیں جتنا نہیں

بشمول صاحب بخاری حصاً مسلم الکاتنام نامی پر و ج کر گزشتہ دو معین لکھیں مگر کہانی ادا نسبت الی

[illegible]

[Handwritten signature]

٥٠

مستحقان فانی و غیر فانی که از تقوی برخوردارند و به سبب آن تقوی در طریقی که در این باب شرح شد

[illegible]

۱۰۰

[illegible]

[illegible]

اور بعد از شکاری مکرر باز و زیادہ تحقیق ہو مختصر کہ بحال حیات تہا سچ کا کتب تک ثبوت بجز ہندو
 اس طرح لکھا کہ کتب لیکن قبضہ زرین جیسے صاحب فیغیر کی سند صرف پایا اور بی انگریزی کتب کا نہیں
 یہ تصدیق ہے کہ انہو جہاں تصنیف کی اور اس کی شرح میں لکھا کہ جو حدیث و آثار میں آئیں لکھا ہوں
 اسناد صحیحین اور اس معجزہ کو ہی پسند زرین درج کیا چنانچہ یا سچوین آیتسویں روایتیں لکھا ہوں
 ہی بلکہ علی بن برائین اور صاحب فتح المتعالمین و نو محقق بعد تعجبی کا شیخ فی الفتا و توضیح ثبوت فی
 برقیہ کر قی بن قتادہ و اول اور صاحب صغیر صغیر فقہ کی ہی یعنی شیخ فی قول اول بعد و نو سند رجوع کی چنانچہ
 جیسے عمر ابو یوسف ہی طریقہ حسنہ جاری کیا یعنی علی بن ابی ریح کی کتب فقہیہ فی البدایہ قال من باع ما لم یہ فلا خیالہ
 و کان ابو حنیفہ یقول اولاد الخیار اعتبار الخیار العیب خیار الشتر و قس علی ہذا حدیث مسایل بنی کمالہ رجبہ
 وغیر ہم برو و قزوینیہ احادیث و روایات کی اجماع ہو قول اول سیطرہ حال جلال الدین سیوطی کا اس
 اور یہ کمال دیار و دار اوصیاء شکاری ان برابر کی کہ مثل ازباز ماکت پاس سخن ہو نفس کو دخل نہیں
 تہی قیبت کسی ہند و اثر پر مخالف اپنی فتوے و قوف پایا فور رجوع خدایتا ہدایت و ہمارے صاحب ہاد کو
 ہی کہ وہ ہی رجوع کریں بالفرض و تقدیر اگر وہ دیانت و ایمین اور سر بی بی م و نو سند و روایات
 منکرین تو اب تو اتنی روایات سند و پیہر منہی او نہیں کہ دیا جائی کہ مثل جلال الدین سیوطی وغیرہ علیہ
 سیما ابتداء سیدنا و امامنا اعظم صاحب وغیرہ ائمہ رجوع کریں قول سابق ہمیں ہم ایک و تقریر
 او نہیں عجیب ہستی میں غور کریں حدیث شامی کی ایک کتاب حلی و طویل کے تالیف بہت شہرہ والی تہا صاحب طرف کا
 خیال تہا پیہر معجزات اونی لکھی اگر ایک معجزہ کی زندہ و متیاب ہو سیکہ نظر پڑی تو کونسی تعجب بات
 منکر جو خود اپنی تین دیکھیں اپنی دین شرمندہ ہو لہذا کہ بہت اموال و قوائین جو دغیر با دین کے
 ہونے چاہیہ نام پر ایک رقم فرما ہو کہ انہیں ہی بہترین و حال آئے سچے عبادت ثبات موجود صاحب ہاد
 فقہ کے او نہیں ہندہ کر دیا تو جسطرح انکو باوجود وجود و دیانت و سیطرہ حدیث شامی کو ہی

اور یہ کمال دیار و دار اوصیاء شکاری ان برابر کی کہ مثل ازباز ماکت پاس سخن ہو نفس کو دخل نہیں
 تہی قیبت کسی ہند و اثر پر مخالف اپنی فتوے و قوف پایا فور رجوع خدایتا ہدایت و ہمارے صاحب ہاد کو
 ہی کہ وہ ہی رجوع کریں بالفرض و تقدیر اگر وہ دیانت و ایمین اور سر بی بی م و نو سند و روایات
 منکرین تو اب تو اتنی روایات سند و پیہر منہی او نہیں کہ دیا جائی کہ مثل جلال الدین سیوطی وغیرہ علیہ
 سیما ابتداء سیدنا و امامنا اعظم صاحب وغیرہ ائمہ رجوع کریں قول سابق ہمیں ہم ایک و تقریر
 او نہیں عجیب ہستی میں غور کریں حدیث شامی کی ایک کتاب حلی و طویل کے تالیف بہت شہرہ والی تہا صاحب طرف کا
 خیال تہا پیہر معجزات اونی لکھی اگر ایک معجزہ کی زندہ و متیاب ہو سیکہ نظر پڑی تو کونسی تعجب بات
 منکر جو خود اپنی تین دیکھیں اپنی دین شرمندہ ہو لہذا کہ بہت اموال و قوائین جو دغیر با دین کے
 ہونے چاہیہ نام پر ایک رقم فرما ہو کہ انہیں ہی بہترین و حال آئے سچے عبادت ثبات موجود صاحب ہاد
 فقہ کے او نہیں ہندہ کر دیا تو جسطرح انکو باوجود وجود و دیانت و سیطرہ حدیث شامی کو ہی

[illegible]

عابری اور عہدیت برائے ابن عازب اور اس کے دیگر صحابہ کے عہدیت جاہل ہے کہ اس نے کمال تحقیق پر اور مضائقہ

—

بین ایک آئین کا مقام ہوا یہی کردہ پتھر ہی سخت ظاہر ہوا اور میں نے ان قدم کا اس پتھر
کو گہری ہوا و سپر پرانیم نزدیکی سے دیکھا یہ ایک یا نزدیک ٹھانی بی بی اسیٹ کے سر پر انیم کا یا جبکہ کرا
نی اوگو کو دسلی حج کی اور اگر وہ ہم کسی کو ٹو دہم کر یوا لا کہ پتھر سخت نرم ہوگی نیچی قدموں پر انیم کے
شل خیر اور ٹی کے تو یک وجہی فضیلت محمد ابراہیم پر باوجودیکہ شکیہ فضیلت حضرت تمام انبیاء و رسل
پر بلکہ تمام مخلوقات پر اتفاقی ثابت کہتا ہوں میں کہ تحقیق نرم ہونا پتھر کا نیچی قدم ہمارے پتھر کے بلکہ
نیچی ذراع اور سارے کی ہی ثابت ساتھ لایا ہرہ اوچھتا ہی ہرہ کی جیسا کہ خبر دار کیا ہی ساتھ
مطلوبہ پتھر علی و علی بن کا علی ابی قحی اور تھیکے ہی بیچ تصنیفوں میں کے شل امام ابی سلیمان احمد بن
محمد بن ابراہیم الخطابی اور محمد بن ابی اسحاق بن ابراہیم کی اس طرح تصریح کی ہی معاویہ بن صالح فی
سعیہ بن ویسی بیچ اعجاز نوید کے یثبات ہو فضیلت حضرت کی ساتھ مذکور کی ہی اوسا تہہ اسکے
ظاہر ہوا ابطال قول اوس شخص کا جو کہی اسناد میں اس عجزہ شریفہ کی اسناد ضعیفہ میں خاف اب
شکر سار کو بصد بن ابی ادب کا ائی ماہیہ فی التعلیم و کونش التماس کی جیسا کہ بجا ہر چند نظر بنشا انکا
خادم والا تبار و لجانہ اقرار عدم وجود اللاتہ بین المومنین فاضل شہادت و موہبہ میں و شاہدین
عادی بن مقبولین و بی الخا کے اوسے تصریح و تنبیہ شافعی خصوصاً و عموماً کر التعلیم ایل و فا
صا شرم حیا کی لئی کافی و وافی تھی لکن ہمیں نظر بر صغر اشکے قرار دئی او شفا نام حصیم مقام امام
خدا کے باوصف خلیفہ مجال ایضا حال سیرت کتب سیرۃ الواصل اخری ہی عجائز بطریق شنیہ نمونہ
خروا نظر ہر کرد با حصین احادیث مرویہ حضرت ابابکر صدیق و عمر بن عوف و ذر و علی بن سلیمان بن
وجاہر و کثر غیر ہم صحابہ کبار و تابعین و تبع تابعین و ابراہیم صحابی پہلی زغار یا ان خندق اور ثبوت
عمومی و خصوصی نقش و بی نقش متواتر خصوصاً کلمات و لغات ان کی لبت صحابہ انصاف معتبرہ مفسرہ
تصریحاً اسناد و تویہ و نبیات عدم ضعف بلکہ ای لای کا شرف اہل شہ و تفہیم کا شرف وسط

تقریباً الحاکم فی ذلک مقام یقول فی التعلیم

سی ہی ہے دربار معجزہ الہیہ نمایان ہی تھے ایک میں نشان قدم ایک میں جوشان کیونکہ محبت
 ہی بی الہیہ ناممکن ہے۔ اوتوئی الہیہ و اعلیٰ اولیٰ سی ہی یعنی حضرت ابراہیمؑ ہی بنی اور بالائی
 و مان پس قہم پاپا پیمین ہنر بفرمان رسول کریمؐ ہی نرم ہو اکعبہ ایتہا ویسا ہو گیا سبحان
 ایسی مقام میں اگر کوئی شخص غیر ہی کسیا ہی سلمان روایت کرتا تو اوکی تکذیب ہی کوئی مسلمان
 خدا رکھ سکتا ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نہایت اوجھل ہوا سو دینی اسی اور ہی راوی کوئی پوچھ
 سکا پادری کی یہ نصیحت نصیحتی میں اگر فضیلت کی اس روایت کی کوئی مخلوق شرعی کو نہایت یا نہ
 سی لازم آتا ہی جو نفی اسکا ہے۔ جو از نصیحتی منوع اسکی پسند ہو جائی ہو جو کہ حسب نصیحتی تحریر
 کی کہ وہ ستر انفرادہ اور عدم رویت دیگران سے لیکر انکار و الاسر ہی بیان مقصود ہی
 کیونکہ روایات قویہم غیر روایات مصدقات تصدیق کثیرہ محمولہ روایت و تفاسیر
 تصدیق کثرت میں و علمہ کشف الاسرار و غیرہ جماعت کثیرہ موجود اور کاشمیں سطر ایسا
 روشن و آشکارہ میں پیر قیاس کرنا منصف و عیار اور حوالہ مقولہ ابن ہمام کا اس مقام پر قیاس اول میں
 سی اگر کسی حقیقت لیجانی ہی سکر جو عقل پر نہیں معلوم کیا پردہ پر گیا ہی خدا جانے مشدہ و شنبہ
 کو کسی ہر حال نام جاتی میں یا کسی موت کسی شکل کے چیز سمجھتے ہیں بقول اہل ہند وہ گھنا ٹوٹی اکبر
 بندہ نہ ایہ نہیں کہتا کہ کوئی کیگی کا سنی کا تو کیا کہی کا یہاں کوئی اوی نہ فر دے کہے مجمع عام مثل
 جماعت جمعہ وغیرہ کے روایت کی اور اور دن اس مجمع میں روایت کی اور تکذیب کے ان سکر کو نام
 ہی علاج کرین اپنی داغ کا اور استشفاع بد و دو استغفار عمل میں لا دین قہمیں کے اگر کوئی صا
 عقل و دیکھ نظر پر جماعت گرد کہ کثیر شہتین متفرق معجزہ مرقومہ جو کہی خود اس عبارت محو استہ
 سکر و ان ہی ہی کہ تمہارے گشت پیدا کی کیونکہ حسب عہد سکر ہمارا ہی تیغ صاحبہ انکار حسب شہادت
 ہا سدا ہر اور ملاحظہ ہوا کہ ہر ہر اہل انکار کے ہر ہر ہر ہے کہ ہر ہر ہر ہر کے اور دھوی عدم جرم

بسبب عدم توقف مردم رویت اسکی شیخ عدل الدین سیوطی که متعلقا وی من محمد ایدل علی خواد و ناسیله
 باطلع شیخ آخر سودا صبح بود گیا مصحات عددی که شیخ فی بعد و قوف رویت را سنا و صحیح صحاح جمع قول اول
 تو بنایت ظاهر بی علت انکار صاحب قیر رقم بودگی اگر صاحب قیر نفسا شیخ پیرو قوف با ناسیله
 پیرو بهی شیخ رجوع ظاهر که تانہ قد ثبت فی عمل ان العلول یرفع عند ارتفاع احدی تو مگر سکر فیت
 برمان الدین متغیر و سوبی انکار من ادرشتین جمع کثیر و جم غفیر مثل ان فی جمیع جمیع قرین رویت احادیث
 روایت صحاح و کل فضلا اب و یکمین منکر حیو او شیخین آوین که مشبه کون یسماهی و مشبه کون
 توفیق و تطبیق مضمون مستند کسان ادر آماجگاه تیر بار گشت کون ادر کسان ادر کون مگر بی اب
 بیوقوف تامل ملاحظه فرما وین قول منقول شیخ ابن همام جو رقم فرمایابی که اذ انفسه و واحد خبر تانہ
 خلق کثیر مشیت لکی بود یا منکر بهاد که لکی تنبیه بهی بهی یا وری که عند اهل العلم و الایقان
 زیاده تر باعث عدم تصریح اسامی بر ایک قابل کا بطریق غنغ و سبب عدم اظهار رقم احوال
 الی کل قاضیه علی ما طبق بتعرف الخیال و حاشیه شرح النخبه و غیر ما نسبت بشیبه تکلیف علی
 اسهم کی مخرجت بهی واضح و واضح کی از بسکه یا موخلوت او خلوت من عموما و خصوصا بطریق
 خرق عادت واقع هونی بهی تو خاص عام بلا خلا ایک زبان را و سو سو کثرت شبت فی تخصصه
 روات سنی بنین متغنی کرد یا کما تشهد به قول صاحب الموابس بهی مشهور قد یا و حدیثا الخ و قول صاحب
 الخلال قد اثبتوا المحققون فی تصانیفهم من الثقات و کلم بعض الخیال الاجور المتفاضل علی عدم شند
 المعجزه فهو من شرط جلد و عدم مارتنه الخ و روید سیکلی بی تمام نصیرات مرقومه تصانیف سبطه
 و غیره ادر بهی نام ایسی مورین مجمع علیه اهل ایان و ایقان کما اشتهر الدین نصیرات شیخ
 و الامام آخر فی ذیل الروایه الاحد و الثلاثین سو بشیبه حسن کر اتیان سندن سکی که معجزات
 آیات فضایل سی سی مشکلف بنین سو سو عبادت مقدسه صحیح مسلم اعنی عن ابن سیرین لعل لم یکنوا

سلفین و انکی یعنی ہونا ان کی ہونا
 ۱۷۲

ایستون انم محمولہ منکر اس مقام میں ہی لائی محض اسطی اعوای عوام کا لایعام کی وضع نشی
 علی غیر محمولہ صد اسی حکام ہی کیونکہ وہ ان مقصود نسبت بقایا حکام ہی و المعجزات من الایضا
 در قسم کی حقیقت عبارت اور حیات اور باندہ ہر باندہ ہی ہو منکر ہر ایک میں اور ہر ایک
 بنیاد و ہر ایک باریک منکر ہر ایک باندہ ہی میں لا غلط محض حیات صد اسی میں نہ کیست
 اور منہم میں اسکی نسبت ہر ایک اس قسم کی اقوال پر وبال کہ تو ان قول الکی تو یقیناً انصاف
 زاید و کثیر ہی العقل و کفہم الاشارة بتفہیم ہم ایک اور تقریر میں و شفا و شفا و شفا و شفا
 میں کہ ہمیں ہی صدق و ایتان لاویک تو بالکل از سر تا پایا سستی و سستی از او صدی کہ منکر
 ہمیں یوش و بیگانہ ہونگی و در یہ ہم بطریق تنزل اخیر حق تسلیم ہی میں کہ نقل کمر کمر باشد آپ روپ
 خبر و اثر کو باغیر کسی نامقبہ بلکہ کافی اسق فاجر کی تصور و ماہر یعنی یہ خیال کہ لیکر ہمت ابالکر
 صدیق و دیگر خیر کسی سستی و شفا ہست باقی تہی زیادہ ہرین نیست کہ جو ہم منکر ہر ایک ہی
 ان جا کہ کم فاسق و شفا فقیہ آپ کو تحقیق اسکی ضرورت لکرایہ ہی کہ نظر او پیرا نظر المؤمنین خیر او
 الکلام قد بعد ہی ہی ضرورت اور پیرا خیال اسکا کہ سیر کو فائدہ دیکر یا احتمال ہو انسا کا ایتان
 یعنی اور ان غیر بدہا متصور لازم او ضرورت کا لاغی علی الماہر العظمیٰ نقاد الحق و تحقیق کرنا
 کہ اس خبر کی ہمت کون کون لوگ میں اوصد و اس قسم انکا کا حضرت ہی شرفی گفتی بہ قرانی یا اح
 متواتر کا ہوتی یا ہمیں نظر میر حیرت و سیمان نظر میر حیرت و سیمان نظر میر حیرت و سیمان
 و غیر صحت صحاح و کلام و فتاویٰ و مجتہدین نقاد سیر حیرت و سیمان نظر میر حیرت و سیمان
 پیوستہ افضل الرسل و خیر اطاع و کذب احاطت متواترہ سیمان حیرت و سیمان نظر میر حیرت و سیمان
 من الروایات المفقر فی ذالساب اور علاوہ انکی یہ سیرت و سیمان سیمان سیمان سیمان سیمان
 کہ لکھا جا تا ہی منکر ہوا آئینہ کہ لکھا جا تا ہی منکر ہوا آئینہ کہ لکھا جا تا ہی منکر ہوا آئینہ

اولی الامر فی البصر استیجرت لکنت هو تو یاد رہی کہ تحقیق محفل اہل تحقیق میں ہر شخص کی تالیف
والا فرقہ ہو گا کیونکہ عندہ تحقیق نہ تھا اولی الامر خلفای راشدین میں اور ولی السیادہ علماء کرام
الذین یفتون فی الاحکام انشرعہ ویعملون فیہم کما اشار الیہ صرح بہ المفسر فخر الدین رازی و
غیرہما عن ابن عباس و قول الحسن مجاہد والقضی خلافا للشیعہ فان المراد عدم الائمۃ المعصومین
خلفائے راشدین میں تو خاص حدیث مریدہ حضرت خلیفہ اول سید خلفائے راشدین اور او صحابہ تابعین میں تو عام
ادرجہ غیر علماء محققین اہل دین کے مریدانہ اقوال و کلمات و اجماعی ظاہر باہر میں دیکھی اور بجا ولی
ظاہر ہی کہ بعد حضرت امام خلفائے راشدین سلاطین و اہل الابل الاسلام میں اہل السنۃ والجماعہ اولی الامر
کسی جاتی ہیں کہ مروج دین میں صاحب عدل و داد ہیں مثلاً سلطان روم و سلطان ہند کہ بیان
دل صدق اور استغفار و استغفار ہی بکا اثر قدم رسول مقبول کسی کا نقل عن فہم المتعالی
الحفاظ محمد بن محمد مضمی صاحب فہم المتعالی ات بمصر المحمدیہ تشریہ السلطان ابی النصر قائمبانی
تجربہ فی التقدیم النبویۃ والناس نور و نہ و قدر و الہ برکات الحمود و جہ طبقات سایہ کے کتب معتبرہ
تو اس میں ہی ذکر عمارات سلطانی و در شاہ میں موجود کہ از انجملہ در سے فتح خاست کہ حالاً آزا
فتح خان غزنویان فتح خانیات و اشد سلطان کو بود و گوینہ میں از سلطان فیروزہ فوت کر و قبری میں
در است و بالا قبر دی نقش قدم محمد آن سر و دست کہ از دست مرید و عبد عبدیہ زیار گاہ خلایق است و سلطان
ہنہ قرن بعد قرن بحمد نگہان مقام تبرک قیام نمود آمدہ نہیں موضع الحاح جہر حتی کہ آنکس شگاہ سلطان
حضرت محمد انور ہمارا خدا سے ملکہ و سلطنت خلفای علیہ طریقہ نیاز و تبرک میں یہیں معلوم کہ کسی
تبرک میں اس کے کیا مانی بصر میں نہ اور مقصود کہ اس کے اگر کسی میں نہ سمجھی اور لاچار و مجبور ہی قسمت
لیکن ان ہی کے سوا کسی اور ہی قبول فرادین کہ ایسا ہی گاہی گاہی قدر گیری تو تبدیل نام نامی اسلامی تو کا
فرادین نامہ اول ایام عوام کی تو سلاکت و استعلا میں مخطوٹ میں ماعلیہ الابل و اشد سیدی ان یث

[illegible]

مبارک و اطلاقات خاصہ ہو کائناتیں کہ سکتا ہے مگر نہ محبت اپنی و نہ ہمتی علم و ایمان
کو طے لگوا یا اور ہم نے غنیمت علوم و فنون سے ظاہر کیا کہ ایمان طالب علمی میں جو معنی خاصہ کے علم
میں طے ہے مایوجد فی شئی ولا یوجد فی غیرہ یا ما یخص شئی ولا یوجد فی غیرہ یا درمائی
و جہان عالمی جہانین ہو بہا و بی بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جہان میں آج کل ہم
ہند خیال کہ خاصہ کی قسم متعمل ہوتا ہی تھا مگر کیا ہی غیر شامل کیا ہی اہل او کس محل پر کس
ہر اطلاقات کرتی ہو حقیقت کہ کو کہتے ہیں اضافی کسکو کہتی اگر رضائیں معصیات شرح جاری و جاری
تہذیب و تہذیبہ فضول اکر ہی وغیرہ باہمی حافظہ عالیہ میں ہے تو ایسی ہوگی میں پڑتی ہی تہذیب و تہذیبہ
کو نہیں معلوم کہ تعدیہ و تصریح خاصہ لافعال اور ہی خاصہ لالتفعیل کتب ضرر میں موجود و ان حضرت
کس بات کی تصریح ہوگی اور قول صاحب تہذیب ہے کہ لہ الاقدار ملتی میں معصیات شرح و مختصین یا نہیں
دعوی حقیق نظر عالی نہیں گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ میں ہے تو صرف لفظ خاصہ یاد و ان لہ
ہر انحصار مقرر و تہذیب الفہم عالی تجویز نظر مائی او قطع نظر اسکی یا نہیں ہے تو فضل و علم یہی نہیں کیا
کہ خاصہ کے معنی لغت میں کیا ہیں فی القاموس حصہ امی فضل فافہم و تدبیر ماہر فطن اس کلام بجا
لظاہر کیفیت او ہما سکتا ہی و نہ لفضل لہر حصہ اللہ تعالیٰ باور معجزات نبیہ فضل المسلمین
قال اللہ تبارک و تعالیٰ ذلک فضل اللہ یؤتی من یشاء لیسیر منکر بہادر کو پہلی یہی خبر کہ مقام
کو آیات کثیرہ قرار دیا جہنم بحسب ہر بعض جگہ لفظ خاصہ نہیں کہنا ہی نصیب ہوا و جہانین
بلکہ قول بعض ضعیف حتی کہ بعض قرات میں فیہ ایہ نتیجہ ہی چاہیے تو قصہ کہیر میں ابن عباس و مجاہد
وغیرہ اور تفسیر دشواریں ابن ابی لیس ہی اور سعید بن منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ ان کان
تفسیر و فیہ ایہ مقام برابریم چاہیے صاحب ضعیف و ہی تفسیر مقام آیات کثیرہ و قیل کہ یہی ضعیف
ہر کی کہتے ہیں اور عقیل فطن پر تفسیر میں بیانیہ ہی بات ظاہر لیکن انہیں عقل مل اور پس من

مبارک و اطلاقات خاصہ ہو کائناتیں کہ سکتا ہے مگر نہ محبت اپنی و نہ ہمتی علم و ایمان
کو طے لگوا یا اور ہم نے غنیمت علوم و فنون سے ظاہر کیا کہ ایمان طالب علمی میں جو معنی خاصہ کے علم
میں طے ہے مایوجد فی شئی ولا یوجد فی غیرہ یا ما یخص شئی ولا یوجد فی غیرہ یا درمائی
و جہان عالمی جہانین ہو بہا و بی بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جہان میں آج کل ہم
ہند خیال کہ خاصہ کی قسم متعمل ہوتا ہی تھا مگر کیا ہی غیر شامل کیا ہی اہل او کس محل پر کس
ہر اطلاقات کرتی ہو حقیقت کہ کو کہتے ہیں اضافی کسکو کہتی اگر رضائیں معصیات شرح جاری و جاری
تہذیب و تہذیبہ فضول اکر ہی وغیرہ باہمی حافظہ عالیہ میں ہے تو ایسی ہوگی میں پڑتی ہی تہذیب و تہذیبہ
کو نہیں معلوم کہ تعدیہ و تصریح خاصہ لافعال اور ہی خاصہ لالتفعیل کتب ضرر میں موجود و ان حضرت
کس بات کی تصریح ہوگی اور قول صاحب تہذیب ہے کہ لہ الاقدار ملتی میں معصیات شرح و مختصین یا نہیں
دعوی حقیق نظر عالی نہیں گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ میں ہے تو صرف لفظ خاصہ یاد و ان لہ
ہر انحصار مقرر و تہذیب الفہم عالی تجویز نظر مائی او قطع نظر اسکی یا نہیں ہے تو فضل و علم یہی نہیں کیا
کہ خاصہ کے معنی لغت میں کیا ہیں فی القاموس حصہ امی فضل فافہم و تدبیر ماہر فطن اس کلام بجا
لظاہر کیفیت او ہما سکتا ہی و نہ لفضل لہر حصہ اللہ تعالیٰ باور معجزات نبیہ فضل المسلمین
قال اللہ تبارک و تعالیٰ ذلک فضل اللہ یؤتی من یشاء لیسیر منکر بہادر کو پہلی یہی خبر کہ مقام
کو آیات کثیرہ قرار دیا جہنم بحسب ہر بعض جگہ لفظ خاصہ نہیں کہنا ہی نصیب ہوا و جہانین
بلکہ قول بعض ضعیف حتی کہ بعض قرات میں فیہ ایہ نتیجہ ہی چاہیے تو قصہ کہیر میں ابن عباس و مجاہد
وغیرہ اور تفسیر دشواریں ابن ابی لیس ہی اور سعید بن منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ ان کان
تفسیر و فیہ ایہ مقام برابریم چاہیے صاحب ضعیف و ہی تفسیر مقام آیات کثیرہ و قیل کہ یہی ضعیف
ہر کی کہتے ہیں اور عقیل فطن پر تفسیر میں بیانیہ ہی بات ظاہر لیکن انہیں عقل مل اور پس من

مبارک و اطلاقات خاصہ ہو کائناتیں کہ سکتا ہے مگر نہ محبت اپنی و نہ ہمتی علم و ایمان
کو طے لگوا یا اور ہم نے غنیمت علوم و فنون سے ظاہر کیا کہ ایمان طالب علمی میں جو معنی خاصہ کے علم
میں طے ہے مایوجد فی شئی ولا یوجد فی غیرہ یا ما یخص شئی ولا یوجد فی غیرہ یا درمائی
و جہان عالمی جہانین ہو بہا و بی بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جہان میں آج کل ہم
ہند خیال کہ خاصہ کی قسم متعمل ہوتا ہی تھا مگر کیا ہی غیر شامل کیا ہی اہل او کس محل پر کس
ہر اطلاقات کرتی ہو حقیقت کہ کو کہتے ہیں اضافی کسکو کہتی اگر رضائیں معصیات شرح جاری و جاری
تہذیب و تہذیبہ فضول اکر ہی وغیرہ باہمی حافظہ عالیہ میں ہے تو ایسی ہوگی میں پڑتی ہی تہذیب و تہذیبہ
کو نہیں معلوم کہ تعدیہ و تصریح خاصہ لافعال اور ہی خاصہ لالتفعیل کتب ضرر میں موجود و ان حضرت
کس بات کی تصریح ہوگی اور قول صاحب تہذیب ہے کہ لہ الاقدار ملتی میں معصیات شرح و مختصین یا نہیں
دعوی حقیق نظر عالی نہیں گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ میں ہے تو صرف لفظ خاصہ یاد و ان لہ
ہر انحصار مقرر و تہذیب الفہم عالی تجویز نظر مائی او قطع نظر اسکی یا نہیں ہے تو فضل و علم یہی نہیں کیا
کہ خاصہ کے معنی لغت میں کیا ہیں فی القاموس حصہ امی فضل فافہم و تدبیر ماہر فطن اس کلام بجا
لظاہر کیفیت او ہما سکتا ہی و نہ لفضل لہر حصہ اللہ تعالیٰ باور معجزات نبیہ فضل المسلمین
قال اللہ تبارک و تعالیٰ ذلک فضل اللہ یؤتی من یشاء لیسیر منکر بہادر کو پہلی یہی خبر کہ مقام
کو آیات کثیرہ قرار دیا جہنم بحسب ہر بعض جگہ لفظ خاصہ نہیں کہنا ہی نصیب ہوا و جہانین
بلکہ قول بعض ضعیف حتی کہ بعض قرات میں فیہ ایہ نتیجہ ہی چاہیے تو قصہ کہیر میں ابن عباس و مجاہد
وغیرہ اور تفسیر دشواریں ابن ابی لیس ہی اور سعید بن منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ ان کان
تفسیر و فیہ ایہ مقام برابریم چاہیے صاحب ضعیف و ہی تفسیر مقام آیات کثیرہ و قیل کہ یہی ضعیف
ہر کی کہتے ہیں اور عقیل فطن پر تفسیر میں بیانیہ ہی بات ظاہر لیکن انہیں عقل مل اور پس من

نو کائنات میں بساط النہار اس لفظ خاصہ لایہ ایم ہی الالہ اور اس قدم علی الاعلیٰ الاخریٰ
 دونوں مقام ابراہیم صخر خاصہ لایہ ایم دونوں الانبیاء غیر مستلزم ہی بلکہ استلزام اس بات کا ہی نہیں
 و اسکار ہی سو مقام ابراہیم معجزہ ہمارے خدا بلکہ اور غیر کی لئی بھی ہے کیونکہ کلام صاحب
 معجزہ قصہ کیفیت قرار دینی اسکی کہتے ہے جسے منکر یا دیانت فی نقل اسکی نہیں دیکھتے کہ
 وہ سنا لکھتے ہیں و قصیدہ ہندہ الالہ من بین الصغار الفم یعنی مراد ساتھ آیات کی ایک ہی کہ
 تفسیر اس تہر کے ساتھ الالہ کی تمام و تہر و تہر میں ایک ہی وقت میں صاحب تفسیر جو کہ
 مفسر کے مان تفسیر سنگ مقام پر ظاہر منکر ہمارے پیش میں آویں قصیدہ فم کو سنجین اور جو کہ
 سوا اہل خاص تہر مقام ابراہیم کی اور کس مقام پر پہنچتی ہیں تفسیر جو کہ باقی ماندن رقم آن قدم صفات
 ایام دونوں آیات الانبیاء کی بھی معنی لینے قد جوش میں آویں کہ تفصیل اور موجود وہ مخصوص
 سنگ مرقوم مذکور از بلند ہی میں بلکہ لغات معانی کو سننے میں کہ یہ رقم قدم صفات آیات
 باقی را دون آیات انبیاء سبق کی المختصر اگر موجب قول ضعیف مقام ابراہیم عطف بیان آیات
 بنیات کا خیال کیا جاوے اور خاصہ ہی خاصہ تحقیق صریح معنی یا وجود فی شیء و لا یو بد غیرہ
 لیا جاوے ہی الالہ ہر سنگ یا اثر نقش قدم خاصہ حضرت ابراہیم ہر ممکن نہیں خبر خصوصیت سنگ
 مقام ابراہیم کما لا یخفی علی العاقلین الفطن الذلیل پیچہ موبد اسکی ہی حدیث موجودہ پیچہ مجاہد علی
 جو باول میں کلام صاحب میں اول تہر جو منقول ہی معنی تہر ضرب کسی چہ تہر ضعیف تہر
 ظاہر کہ معاذ اللہ اگر یہ آیات صخر خاصہ لایہ ایم حسب منہ کو مذکور انکار و تکذیب صحت صحیح شاعر عابد
 اور گویا منکر ہی قد صرحت اصح بعد کتبتہ اور موبد اسکی ہے جو کہ محدث دیار کر ہی حذر کر جو حیل
 لکھتے ہیں کہ بساط آدم لایہ ایم فیہ اثر قدم آدم معنی مستفی الخ ویری علی ہذا الجبل کل لیلہ کہتے البر
 من غیر حساب و لا بد لہ فی کل یوم من مطر بغسل قدمی آدم جو بھی ہم ایک اور تقریر کہتے ہیں

زیادہ ظاہر ہو گا اور ہر مقصود سامع مقصود اور میں الصغار سر کو ہی موجود ۱۲۵

مکرم حسنا فی الروایۃ اللہ تعالٰی تعالٰی من المصالح الاولی

[illegible]

معجزات آنحضرت ص کا ایمین ہی نہیں کرتا اور اگر مابین من والفقیر یہ ہی آرا اور اضافہ ہو کر
 معجزہ فرد کہ ثبت ہی ہو جاتا تب ہی نکار اور حکم بعد ثبوت اس کی کہی سے کئے قل مانع کا کام نہیں
 ہو سکتا تھا لا احتمال عدم وقوفہ علیہا اور احتمال سہوہ عند النقل کما نقل عن الجعفی الدراہمن
 توصیل المرید الی المراد فی ذیل الروایۃ الاخر والثلثین یعنی اختلاف میں ہر اختلاف طریقہ است و
 قال الامام النووی رحمہ اللہ اختلف الروایۃ فی القصة الواحدة فذاک مجموع علی ان بعضهم
 وبعضہم ہیچہ جاسیکہ مقام مذکور میں معجزات آنحضرت ص صلا کلام ہی نہیں بلکہ انحصار ہی آیت
 خانہ کعبہ کا ثبوت اہمات غایہ او کفایت شہد کے لیے کافی اور میں ہے وجہ کسے کہ
 معجزہ نقش قدم رسول اکرم کا ہوتا کہ مقام ابراہیم پر ہی نقش قدم آنحضرت کا ہی فافہم تدرہ
 قولہ لیسق کلام الخ اتوں سراپا زور وادب میں سے جو بوجہات عدیدہ مخدوش مردود اول یہ کہ
 انحصار کا کلمہ اذ احببہ وہ منکر منوع اور کذب یہ لیس ہمارے کتبہ بلا ہر پویدہ کا کہ اذ احببہ
 متعدد کے لیے ہر اور جبہ طرح سے متعل ہوتا ہے ایہ ہوتا ہے سبکو چھوڑ کر آپ روئے ازراہ دیکھو
 باریکی خاص ایک بات پھر یہ سبکو مثل خاصہ پر ایم تقدیر کرنی لگی مقام عبرت ہی ہمارے اتفاق
 ہویدا ہوگا کہ یہ یا پھرین شق ہی جو سیوطی رحمہ فی لکھا ہی ان خاص خالقہ اذ ان الخ کہ لکھا
 فی سبب یاد ومانت دار کے لفظ خاص کو مثل غیر الی الکعبین ہضم کر لیتا کہ جو اذ احببہ
 میں پڑیں بلکہ کلام سیوطی وضع قول ابن عصفور پر دال ہی اور جامع میں ہی مقام میں ہے
 لکھتے ہیں قد تالی اذ از ایدہ و مشاہیر فی الاطلاع علی کتب البیلاغۃ سیما الی الاذکار
 فی تفسیر المنکر راہ اصد الرحا دوسری یہ منکر کسی کلام میں نہ و بلاغت طائر خود
 نہیں نہ کہتے کہ نقش قدم اسی طرح کہ کے زمین صاب صحاح جدید میں کلام کو معاد
 اور معجزات آنحضرت ص کا ایمین ہی نہیں کرتا اور اگر مابین من والفقیر یہ ہی آرا اور اضافہ ہو کر

[illegible]

سومرز از الطوائف اربعه که در این شهر بود و چون غفلت او را حکایت ذریعت خاص نقض قدم مبارک و اقدیر بر او
شهر دلی کو مختصر گفته ای که بر سون سلمان که گوی سول سلمان پر تعظیم و تبرک ضرور اولانم ی اولان
توین باعت بملکت و ضلالت هی واضح بود که صلحا و محدثین مویدین و غیر هم کی کتب معتبره و دوا بود
انتم شریف که بجهت و تو اسر و نهجی ای اور محمد بن علی سلف خلف زیارت کو جان و تعظیم کرے
هی و ذل الله کاف المسلم الحق بله توین انکار موجب قبول ناری کوه پتو و بی کتب معتبره هی بطریق
مخبر از خود ارجح بر کار لاتی اعلی طبقات حسامی کتب معتبره و تبرک با دل من عباد
ضروری انقل کی گئی یاد کرنی چاشنی که ذکر در سلطان فیروز شاه من بعد حال فتح خاکی مرقوم
که پیش از سلطان فیروز شاه فوت کرد و قبر وی در بامدرست و بالا قبر وی نقض قدم معظم آن سرور
و در کتب طویل القدر کرامات الاولیا تالیف نظام الدین محمد بن محمد صالح بن محمد الحسینی من جمیع احوال
خواججه باقی باقی که هی که مرقد نورالشیان دلی نزدیک قدم رسول واقع است قیسری حضرت
علی مقام حضرت مجدد الف ثانی من تصنیف مولینا بدر الدین خلیفه حضرت مجدد کاشف راز
مرقوم دی و تبرک آن بی بزیارت تبرک مبارک سیات پناه شرف گشت آبی مجاور اقدیم معظم
ی اندازند بدین دیباشید و گریه دست و او را اینجا جسته بمعرفت گشت چو تویی زبده العظام
و البرکات الاصلیه که مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولینا خواججه شری احوال حضرت خواججه باقی
من که بتقریری بایاران بن موضع رسیده انجارا خوش کرده خوشه و گدانه گذارده بود و خاک
از موضع پاک به امان الشان چسپیده بود و زبان شریف رانند که خاک این موضع دانستند
لاجرم ران مکان که دهگاه حضرت رسالت است و نزد پادشاه راه افشا و حکیم ارشاد رانج و ارشاد
یا چوین منتخب کشکولین چم حال حضرت باقی باشد کی قبر و در دلی متصل قدم شریف جسمی راه افشا
من حال خواجه باقی باشد شریف کی در دهگاه و وفات نموده متصل قدم شریف دفن شدند ساتون کتب طبقات

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

حسامیه بن کمال بسط و تفصیل سیح حال غات فتح خاکی و فترت رابع مین هی وقتیکه سلطان فیروز
بلازمیت محمد دوم العالمین رفتن خواست بود فتح خان که در میان او سلطان عبید قدیم مبارک حضرت سمر کانی
بود که پیش از یکدیگر عالم بقا شد آن نشان و الا نشان سپید او گذاردند فتح خان که بگویم
و چون مبارک حضرت محمد دوم نماند و صحت یافتن ایشان بدعا حضرت قطب المکرین پیر بادی سوار شده
بسوی پانی پت شتافت و بوقت شام را آنجا رسید پیر بادی خلفا و عرش شتابه حضرت محمد دوم العالمین
نزدشته اند و رفت حضرت محمد دوم و آن حجر مشغول بود و محمد و شیخ زینا که از خلفا خاص حضرت قطب
و شیخ محمد در درگاه ایستاده بسا قبل مستی حنیف فتح خان ناپسیده دلیرانه درون حجر رفتن
است حضرت محمد دوم شیخ زینا گفت ای پیکر کجایم و نیمه ای که سلامت باز آئی گفت سلامتیم
سلامت باز می آیم آنجا که اگر سلامت بیایی به این من پاره کنی و الا من را بر ترا
ده کنم فتح خان چون خوانان همین تقاول بود دلیرانه درون حجر رفت و دید که حضرت محمد دوم
تفرق انداخته خان سوت بسته بایستاد و من آنکه کسی نخواست را بجز در اسارت و از زبان مبارک حضرت
که که بگویم فتح خان دشمن زمین بوس نموده آمد همچنان محمد و شیخ زینا راست ایستاده دید
خج چگونگی سلامت بر آمدن فرمود ای پیکر تیر بر سر رسید از اینجا خود قضا گرفته آمدی اما تا دلی خود سلامت
وان رسید فتح خان گفت یا حضرت از زو من دل جان همین است به جهت من تقاول در دنیا
بود و دوم محمد و الهه که کمر شارت یافتن پس بغایت شکفتند و تازه روی از اینجا برگشته
نه گشت چون نزد یکدیگر رسید زینا رفتی فر از آمد خواست گفت و چادر بر سر گذاشت جان بخیر
هم که چون خبر سلطان رسید و عده خود کجا آورد و قدیم مبارک حضرت رسالت پناه محمد
طیغ بر سر نهاده و گشت اهلون شیخ عبدالحق دهلوی محدث اپنی بهایکو بطریق و غلط نصیحت و نصیحت
زیارت از تبرک قد شریف مدح جو نکته من به نصیحت و طویل نظم من بهی چند ابیات از سحر

[illegible]

اوسین کی لای جان مین گه کرده ز شوق پای تاسر آئی سوی مقدم پیر بوسی قدم نصیر
اور مالی رخ خود بخاک آن پا خلقت کجبه شکارند زان اهل صفائش فیض یابند آن
که چون مقام دلی است زان که خود نام دلی است نوین اخبار الاخیرین بحال و سید بزرگ
کی که و ان فنون مین بکهای این دو سیده را در حرم رسیده قدم شریف حضرت عالم پناه دکن
ان و سبوتی که از علما تالیف حضرت شاه محمد اکرم قدس سره احوال حضرت خواجہ بابا قدس سره
حضرت خواجہ باقی بابت مشهور همیشه بوقت شب در کاظم شریف حاضری شدند تا شب قدیم
مبارک آن سرور مرافقه میفرمود تا آنکه بحال ظاهر و معنوی حاصل شد و چون آنجا رسید آنکس
کاظم نظر بر خضار کبده گئی جسی با بصیرت منظور بود که تو اربع مقبره مرقد غیر مین بکلی و علاء
اسکی جمیع فقها و علمای ارجل حاضر عالم اسلام خلفاء علی بن ابی طالب فیض یابان و دستهای کبر
خاطر اسر قدم تبرک کی زینتی حتی که بعد بادشاه دین پناه اولی الامر بانی حضرت محمد اورنگ زیب
عالمگیر بادشاه مین و اطالی تالیف قضا و عالمگیر کی جو عجم و سبب فیض اندوز خاک قدم اکبر صلی
حق کینا انکس اسکی است علام غرض از تلبس بر کسی قدما و حدیثا اگلی بچلو مین شب ضیاء عالم بالا تمام
عظمت او کبر جوی مین سیمار نامه قریب یک قدوة المحققین شیخ عبدالحق قزوینی و بلوی اور مولینا شاهر
عبدالعزیز مع والد اجداد جمیع برادران جلیل القدر انبی که میریان سوکو اسمعیل صاحبی می خود
سوی اسمعیل یک اسن کبر صبیبه منکر نہیں ہو بلکہ سبب تعظیم و تکریم و تبرک مین مبارک کی جنت و کرم
حاضر اورگو باوجود ہی سوکو اسمعیل کی ایسی باوجود نہیں تبتد دبت نام زد مین او کی تقویہ کا
و غیرہ موجود مین ہر نصف صاحبان یکہ بکتا ہی کہ کہ مین انکار معجزہ کا یا یا حاضر مین مبارک
کا و یا یا خصوصاً پناہ یکا بلکہ سبب لوگ و ان جان نہ ہو اور و بڑی تہی ہی اہی ہزار لوگ و یکہ ہی ہر
زندہ مین ہزار ہا پناہ شاہ عبدالعزیز صاحبی مدظلہ جہ حضرت استاد ان فقیر او شمس بارگاہ مین موجود

و سبب تعظیم و تکریم و تبرک مین مبارک کی جنت و کرم حاضر اورگو باوجود ہی سوکو اسمعیل کی ایسی باوجود نہیں تبتد دبت نام زد مین او کی تقویہ کا و غیرہ موجود مین ہر نصف صاحبان یکہ بکتا ہی کہ کہ مین انکار معجزہ کا یا یا حاضر مین مبارک کا و یا یا خصوصاً پناہ یکا بلکہ سبب لوگ و ان جان نہ ہو اور و بڑی تہی ہی اہی ہزار لوگ و یکہ ہی ہر زندہ مین ہزار ہا پناہ شاہ عبدالعزیز صاحبی مدظلہ جہ حضرت استاد ان فقیر او شمس بارگاہ مین موجود

محمد زبوروی زین الدین صاحبی مدظلہ جہ

و سبب تعظیم و تکریم و تبرک مین مبارک کی جنت و کرم حاضر اورگو باوجود ہی سوکو اسمعیل کی ایسی باوجود نہیں تبتد دبت نام زد مین او کی تقویہ کا و غیرہ موجود مین ہر نصف صاحبان یکہ بکتا ہی کہ کہ مین انکار معجزہ کا یا یا حاضر مین مبارک کا و یا یا خصوصاً پناہ یکا بلکہ سبب لوگ و ان جان نہ ہو اور و بڑی تہی ہی اہی ہزار لوگ و یکہ ہی ہر زندہ مین ہزار ہا پناہ شاہ عبدالعزیز صاحبی مدظلہ جہ حضرت استاد ان فقیر او شمس بارگاہ مین موجود

این مقدمه مبارک خادش رضوان شد چه عجب روح الامین هم بدوش بران شد و قس که با
 جناب مولیا رفیع الدین غره بکمال حضور و شوق اس قدس مگاه من سر فردوسی مولو سمیع
 خاص و آن جو درس فرما سو بجز تعظیم و تکریم این بنیاد نیست و عطف نصیحت اگر کتی ہی تو علم تک
 امورات بدعت آیات کی کتی ہی آورده و غیره مگر حرام یک سینه الی کو منع کتی ہی سو
 اسین شک نهین که بر عالم دایر کویات ضروری سویم ہی امورات ممنوعه و محظوره می باشد مانع او
 تقدیرین بکمال تعظیم و تقسیم بر طاری کی منع مولو سمیع دوده و غیره مگر حرام حقن مبارک این
 تعظیم و توق خاص م مبارک ہی الحاصل که تحقیق اجتماع جمیع علما اسکی غلت تبرک بر آواز
 انکه منفر و انکار بر قدم او نهان ناصر استقیم استماع حقیقت نه او نهانی یاد رکین مگر کجوا
 قال شیخ ابن کام الی بی حکم تیر بازگشت بیدار و قس که از او تقریرات شیطانی است که من
 ده سبب منور که تنه منکر و جنبت تحریر مشیر از ادبی فتح با سلطان فیروزه و اسطی بیکانی
 عوام که خیر طرف کی ہی که بیهان جیسو بهتان صاحبان نقایس جنین برادر سینا و صاحبان
 سوابق بر نهان لغو و در هم آورید و هوکا اختلاف تواریخ او بر محولیت رساله سفر نامه او
 سفر و اسطی بیکانی و او که منکر و دیای او عیار نهان طول و طویل سی محض یقین کاغذ و دراد که
 کام فرمایس جز لا طو اتنا پس که بهیجا جو عوام بیارو که جتنا جابین بکالین محض علما
 نیستی نهان این قضیعت ظاهر کتی بی اتانین کیتی که اختلاف سنی ریوگی کین اصل شی لاسی
 تصویر کی سکتی ہی جس بود خلکو تواریخ رو انکی قدیم سر پوچی ده و سنه س که اگر ایستاده
 ایسی بود که کار لاتی من توکل کو اختلاف تواریخ وفات آنحضرت اصل وفات آنحضرت منکر
 بود و او یکی یا او جو صد امونین اختلاف تواریخ سی سبب انکه ضرور سوکا اگر او کی ایسی مخرقا

[illegible]

بقدر مدح و کا قصدا نه نام او را نمي نياهي با ما نيت عدم تبرک معاود لعل چو بود با و چو
 ياد هي که حسن کچه يي تبرک خضر کا هوتا، و مان تا املايک کا هوي مهر کا و جي جامع الخيرات مي نکتني
 بين روي ان بابکرا اخذ شعيرين من حية النبي و وضع في مية تبرک فاصبح ابو بكر من مية صلوٰۃ القرآن
 باصن الاصوات و طلب القاري لم يجد احدا حتى اتي الى موضع الشعيرين فصيح القرآن عند حاجه
 الي النبي فاحبره بذلك قال يا بابکرا ما علمت ان الملاکة يحكيون علي شعري يقرون القرآن عنده
 قاضي عياض ثانيا کتبي مقيال الحق بن ابراهيم الفقيه و هالم نيل من ان حج التوراة المدينة و قصد
 الي اهلوه في مسجد رسول الله و التبرک بروية روضته و منبره و قمره و مجلسه و ملا مسيريه و ملحقه
 و العمودي کان سقيده اليه ثم يقضي قاضي عياض ابن کان ابن عمر يضع يده على المنبر الذي عليه
 رسول الله في خطبته ثم يضع على وجهه الحاصل که عید ابن عمر اخضر کي منبر براتيه کتبي ابراهيم بن
 کتبي ثانيا منبر خضر تبينه قدم کتبي ابي عبد الله و تبرک اوس بر تبرک کتبي ابراهيم بن
 تبي صاحب عيني سار صبح کتبي حديث کان قدح بشير فيه النبي الحديث اکتبي من في دليل ان
 من وجهه ابنته من باب التبرک الحاصل که تعظيم و تبرک لبروس حبر کتبي حاکم کتبي عتبه حاکم کتبي
 يا خضر کا کتبي باسن ازرو ايمان کتبي موجب تبرک اوست صحابي و قس بر اصد و ايات صحیح و احوال
 صحاح انبي محل بر طبرقيه محمد بن ثابت و تحقیق تبي اخضر کي تبرکات سی حصول برکات ما ثور و ارمو
 او افعال صحاح اوس کتبي صحاح بود کتبي که فرما اخضر کي که علیکم بنسنته و سنو خلفائى و اوصیائى
 تبرک لیسى برکان سنی صحاح بود کتبي اوس و برکات او و تبرک ان با نون کا او ارات کنند مردود و مظهر
 تبي حاکم کتبي شخص خاک به غیر منوره کتبي که کوی تو قابل در می گنا کتبي تبي قال القاضی فی ان
 قد اتمی و الکفی فی نون قال نربة المدينة و ديه بضر بلا تین درة و امر بیه تحقیق و تبي و ايام مالک
 حج عتبه اوس خضر که که کتبي اوس خاک و منه کي روي هاست تابه فی تیر و کتبي او حکم کتبي تبه قید او کتبي

هذا هو الحق بن ابراهيم الفقيه و هالم نيل من ان حج التوراة المدينة و قصد الي اهلوه في مسجد رسول الله و التبرک بروية روضته و منبره و قمره و مجلسه و ملا مسيريه و ملحقه و العمودي کان سقيده اليه ثم يقضي قاضي عياض ابن کان ابن عمر يضع يده على المنبر الذي عليه رسول الله في خطبته ثم يضع على وجهه الحاصل که عید ابن عمر اخضر کي منبر براتيه کتبي ابراهيم بن کتبي ثانيا منبر خضر تبينه قدم کتبي ابي عبد الله و تبرک اوس بر تبرک کتبي ابراهيم بن تبي صاحب عيني سار صبح کتبي حديث کان قدح بشير فيه النبي الحديث اکتبي من في دليل ان من وجهه ابنته من باب التبرک الحاصل که تعظيم و تبرک لبروس حبر کتبي حاکم کتبي عتبه حاکم کتبي يا خضر کا کتبي باسن ازرو ايمان کتبي موجب تبرک اوست صحابي و قس بر اصد و ايات صحیح و احوال صحاح انبي محل بر طبرقيه محمد بن ثابت و تحقیق تبي اخضر کي تبرکات سی حصول برکات ما ثور و ارمو او افعال صحاح اوس کتبي صحاح بود کتبي که فرما اخضر کي که علیکم بنسنته و سنو خلفائى و اوصیائى تبرک لیسى برکان سنی صحاح بود کتبي اوس و برکات او و تبرک ان با نون کا او ارات کنند مردود و مظهر تبرک لیسى برکان سنی صحاح بود کتبي اوس و برکات او و تبرک ان با نون کا او ارات کنند مردود و مظهر تبي حاکم کتبي شخص خاک به غیر منوره کتبي که کوی تو قابل در می گنا کتبي تبي قال القاضی فی ان قد اتمی و الکفی فی نون قال نربة المدينة و ديه بضر بلا تین درة و امر بیه تحقیق و تبي و ايام مالک حج عتبه اوس خضر که که کتبي اوس خاک و منه کي روي هاست تابه فی تیر و کتبي او حکم کتبي تبه قید او کتبي

هذا هو الحق بن ابراهيم الفقيه و هالم نيل من ان حج التوراة المدينة و قصد الي اهلوه في مسجد رسول الله و التبرک بروية روضته و منبره و قمره و مجلسه و ملا مسيريه و ملحقه و العمودي کان سقيده اليه ثم يقضي قاضي عياض ابن کان ابن عمر يضع يده على المنبر الذي عليه رسول الله في خطبته ثم يضع على وجهه الحاصل که عید ابن عمر اخضر کي منبر براتيه کتبي ابراهيم بن کتبي ثانيا منبر خضر تبينه قدم کتبي ابي عبد الله و تبرک اوس بر تبرک کتبي ابراهيم بن تبي صاحب عيني سار صبح کتبي حديث کان قدح بشير فيه النبي الحديث اکتبي من في دليل ان من وجهه ابنته من باب التبرک الحاصل که تعظيم و تبرک لبروس حبر کتبي حاکم کتبي عتبه حاکم کتبي يا خضر کا کتبي باسن ازرو ايمان کتبي موجب تبرک اوست صحابي و قس بر اصد و ايات صحیح و احوال صحاح انبي محل بر طبرقيه محمد بن ثابت و تحقیق تبي اخضر کي تبرکات سی حصول برکات ما ثور و ارمو او افعال صحاح اوس کتبي صحاح بود کتبي که فرما اخضر کي که علیکم بنسنته و سنو خلفائى و اوصیائى تبرک لیسى برکان سنی صحاح بود کتبي اوس و برکات او و تبرک ان با نون کا او ارات کنند مردود و مظهر تبرک لیسى برکان سنی صحاح بود کتبي اوس و برکات او و تبرک ان با نون کا او ارات کنند مردود و مظهر تبي حاکم کتبي شخص خاک به غیر منوره کتبي که کوی تو قابل در می گنا کتبي تبي قال القاضی فی ان قد اتمی و الکفی فی نون قال نربة المدينة و ديه بضر بلا تین درة و امر بیه تحقیق و تبي و ايام مالک حج عتبه اوس خضر که که کتبي اوس خاک و منه کي روي هاست تابه فی تیر و کتبي او حکم کتبي تبه قید او کتبي

[illegible][illegible]

چونکه یاد بودم بختیستر را و دستاویس او بنام ملایک وزیرانی میسر منسوب به خود نامیده است

[illegible]

بیان نواز اور وایسون اوسکی جو تفصیل لکھی میں لازم ہے کہ منکر جو دیکھیں بہر حق مقصود
 الاختصاصی اس میں تفصیل کے مبین رکبت مشرق مشرق آستانہ کافی ہے دیکھیں ہوا میں موجود
 کہ جسے مثال نعل مبارک رسول اپنی پائیں کی امان اوسکو بھی بغایت اور حیرت انگیز ہی رہی اور جسے
 بہت اقوال نظم و شعر محدثین اکابر است کی شرح مثال میں نقل کی ایک جگہ یہی یا شیعہ المصطلح
 روحی الفاظ احم قاضی عیاض وغیرہ محققین و حالات مثال نعل مبارک کی جو حضرت عائشہ صدیقہ
 کی پاس پر رکھی ہیں انہیں کلام کی پستی یا صحیح جہیز شہ کی پاس تھی جو لکھی ہیں منکر کی نہیں دیکھی ای
 غرض مثال نعل کے تعظیم و تکریم سے عبرت پر خاص نقش قدم اور نقش قدم جو کہ از و در حیرت انگیز
 تطبیق دیا گیا تو مطابقی ہی پایا اور کسی شخص کی خصوصیت لایا اور کسی کی خصوصیت نہ لایا
 رکب خاص خاص پر نقش قدم تو میں یادیم تعظیم یاد رکھیں جو شغل مسافین کو پہنچا دی گئی تسمیہ
 بیانی منکر کی حدت میں تاس کی بہا تھیں۔ لازم ہے کہ باطلہ اندراج کتب تقاضیہ وغیرہ مصروفہ صدیقی
 انکاسی مجموعہ کرین اسکا مضامین علماء مجتہدین میں یہ بات محبوبین نگاہ علی ثبات و ثبات سہا
 حال جلال الدین سیوطی خاص سی یمن احوال جناب الام عظم وغیرہ ائمہ مجتہدین عظام صدقہ قابل عبرت
 اور باہر ہر سہد اور نگار شخص جمیت جاہلیت اور کو بی خیال تھا کہ کسی تفسیر و مواہب وغیرہ کتب میں
 پیچھے نہیں سو تھا کثیر سہا تو بکیر اور خاص اور غیر کتب معتبرہ سی دیکر لیا لازم ہے کہ جلد جو
 کلام مذکورین کو قطع نظر تھا انکی انکار کے نیز ارا عام خاص و اچھا ہلا و ضلالت میں پر میں آج
 زبان تری کل کو شک ہو ابھی میں غفور و مغفرت ہے جامی رسالہ منکرہ کی نفی کو جلد کام فرماؤ تو
 کو کار فرماؤ خاکو قدم مبارک کو انہوں نے لکھا وین آئینہ نقش قدم پر ہر ایک اپنی موند پر ہر ایک
 قدم مبارک کو تبرک سمجھیں ورنہ ہر روز قیامت کو یا لیتی گنت شرا کیا کیا ہی گم نہیں کیا و علیہ السلام
 و خذ لسانا و دعوانا الحمد لله رب العالمین علی جناح قد رجح الحق الی کائناتہ قولہ العلی اعظم قد جاز الحق

۲۹۵۳۱۱
۲۹۵۳۱۱
۲۹۵۳۱۱

This book was taken from the library of the
last stamped. A fine

CALL NO. { 153.22
 AUTHOR { 69797
 ACC. No. 1492
 TITLE
 LIBRARY STACKS
 7

AZAD
LIBRARY



ALIGARH
MUSLIM
UNIVERSITY

--:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdu.